



بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ پنجشیر نورخ ۴ جولائی ۱۹۸۹ء بمعاذن ۲ تکمیل شد

صفحہ	مندرجہ ہے	مندرجہ ہے	پنر ختم
۱	مذکور قرآن پاک و تحریر حجر	-	-
۲	تحفظ کی درخواستیں	-	-
۳	تحریک استحقاق، (میانپ سٹریس اشرف) پر مشقیں برداشت کیں جانے والی تحقیقات کی فرضی مہمانی جانوں میں جو کافلہ اسلامی	-	-
۴	تحریک التوا، د منیاں نورنگ صرافی	-	-
۵	اوادیں میانی سڑیمیکٹ ذرخونے کے باوجود ایک ایسا درکار کو کوئاں بھیزیکل کا اور میریں نشر کیا جائیں	-	-
۶	رازانہ تحریک التوا اور منیاں نواب محمد اسماعیل ریاستی	-	-
۷	شیخ زکاری اکارروائی ہن تحریکیں نیز قلعہ نہرزا (میانپ سڑیمیکٹ بوجہ بارہ کشیں خرمی بیٹی)	-	-
۸	قراردادیں: (۱) تکرار امیر ۵ مساحت دا بندھانہ نہیں ۶) قریب ۷) سرحد ۸) سرحد ۹) سرحد ۱۰) ابری ۱۱) سرداری ۱۲) اسکے ۱۳) تبرید ۱۴) بستک تسبیح ۱۵) نمرہ ۱۶) مسروک اور بیویں	-	-

پتوخی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نوال / بحث

اجلاس

مورخہ ۶ رب جولائی ۱۹۸۹ء مطابق ۲۰ ذی الحجه ۱۴۰۹ھ بروز ہجشنیہ
زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ شام پاٹنخ نجے
صوبائی اسمبلی مال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
از
مولوی عبدالمتن آخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَكَانُوا مِنْ أُنْتِي قُتْلًا مَعَهُ دِيْمُونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَمَانُبْهَمُونِي سَبِيلُ اللَّهِ
وَمَا ضُعِفُوا وَمَا اسْتَكَلُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ لِصَابِرِينَ ﴿١٣٦﴾ وَمَا كَانَ قُوْلُهُمُ الْإِلَهُ
أَنْ قَاتَلُوا رَبِّنَا أَعْفَرُ لَنَا ذُلُّوْنَا وَإِسْرَافُنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبَّتَ أَقْدَامَنَا
وَانْفَرَّنَا عَلَى الْقُوْمِ إِنْ كَا فِرِينَ ﴿١٣٧﴾ فَاتَّهْمُ اللَّهُ تَوَابُ الدُّنْيَا وَحَسَنَ تَوَابُ
الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٨﴾

ترجمہ:- اور یہت بھی ہیں جن کے ساتھ ہو کر لڑتے ہیں بہت خدا کے طالب پھر زہار سے ہیں کچھ
تسلیق ہیچنے سے اللہ کی راہ میں اور رکھست ہوئے ہیں اور نہ دب گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ محبت کرایا
ثبات تدم رہتے والوں سے اور کچھ نہیں بولے مگر یہی کہا اے رب ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جرم سے
زیادتی ہوئی ہمارے کام میں اور ثابت رکھو قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو قوم کفار پر - پھر دیا اللہ نے ان کو ثواب
دنیا کا اور خوب تواب آخرت کا اور اللہ محبت رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں سے۔

نہضت کی درخواستیں

جناب اپیکر : - ڈاون کلام پاک کے بعد نہضت کی درخواستیں سیکرٹری اسمبلی پیش کریں۔

مسٹر اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی : - مسٹر صابر علی بوتح نے نبی صروریت کی تباہ پر اعلان سے ۹ جولائی ۱۹۸۹ء تک نہضت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر : - سوال یہ ہے کہ ہذا نہضت منظور کی جائے (نہضت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی : - بروزی عباد السلام وزیر پبلک ہیلتھ انجمنگ نے نامازی طبیعت کی وجہ سے آج کے لیے نہضت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر : - سوال یہ ہے کہ ہذا نہضت کی درخواست منظور کی جائے۔ (نہضت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی : - میر عارف محمد کیھڑان وزیر خوارک نے اپنے نامازی طبیعت

۵ اور ۶ جولائی ۱۹۷۱ء کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکرہ : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منتظر کی جائے۔
(رخصت منتظر کی گئی)

جناب اپنیکرہ : حسین اشرف اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

تحریک استحقاق

مسٹر حسین اشرف :

جنابر والا! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ یعنی فش باربر کے اختصار کے موقع پر محترمہ ذریعہ تنظیم نے فش باربر کے بعض معاملات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جسیں تو کی اہمیٰ اور صوبائی اہمیٰ کے ارکان کو شامل کیا گیا تھا جو نکہ یہ ملکہ نبیاد کی طور پر میرا تحریکی حلقہ اور اس علاقے کے عوام کی صوبائی اہمیٰ میں نمائندگی کرتا ہوں فش باربر کے معاملات کی تحقیقات کے لئے قائم کمیٹی میں میری عدم شمولیت سے میرا استحقاق بمحروم ہوا ہے۔ اس طرح گواہ کے عوام کو بھی فش باربر سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ لہذا اہمیٰ کی کارروائی روک کر میری تحریک استحقاق پر بحث کی جائے۔

جناب اپنیکرہ : تحریکیہ ہے

دپرسنی فش ہاربر کے افتتاح کے موقع پر محترمہ وزیراعظم نے فش ہاربر کے بعض معاملات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ بس میں قومی اسٹبلی اور صوبائی اسٹبلی کے ارکان کو شامل کیا گیا تھا۔ چونکہ یہ علاقہ پنجابی طور پر میرا اتحادی حلقوں ہے اور میں اس علاقے کے عوام کی صوبائی اسٹبلی میں نمائندگی کرتا ہوں۔ فش ہاربر کے معاملات کی تحقیقات کے لئے قائم کمیٹی میں میری عدم شمولیت سے میرا استحقاق بمردح ہوا ہے ماس طرح گوادر کے عوام کو بھی فش ہاربر سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ لہذا اسٹبلی کی کارروائی روک کر میری تحریک استحقاق پر بحث کی جائے

جناب اپنیکر: - حسین اشرف صاحب اپنی تحریک استحقاق پر کچھ بولنا چاہیں گے؟

مسٹر حسین اشرف: - خباب والا! ہم پاکستان کے ایک کونے میں رہتے ہیں۔ جب وہاں پر وزیراعظم یا صدر پاکستان اور پونڈیشیان کے وزیر اعلیٰ کے دورہ کا پروگرام بتایا جائے تو ان کی وزارت کے دورہ کا پروگرام ہوتا ہے تو وہاں کے علاقے کے لوگوں کو یہ سن کر کہ ان کے علاقے میں انکا دورہ ہو رہا ہے وہ خوش ہوتے ہیں۔ وہاں پر جب وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ وغیرہ دورہ پر آتے ہیں تو لوگ اپنے مسائل انہیں پیش کرتے ہیں اور اپنی تکالیف بتاتے ہیں اس بات سے انہیں خوشی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مسائل وزیراعظم کو پیش کریں گے اور اس طرح انکے کچھ نہ کچھ مسائل حل ہو جائیں گے۔ یا پھر ہمدردی سے سنتا جی ان کے لئے کافی ہوتا ہے۔ جناب اپنیکر میں وزیراعظم پاکستان ۱۲ اپریل کو جب پرسنی فش ہاربر کے افتتاح کے موقع پر تشریف لائیں اس موقع پوہاں کے لوگوں کو بہت مایوسی ہوئی کیونکہ جو پاکستان میں اس موقع پر پیش کیا گیا تھا وہ نوکر شاہی کا تیار کیا ہوا تھا۔ اس میں ہمارے علاقے کے

مسئل کا ذکر نہیں تھا۔ داں کا سب سے اہم مسئلہ پانی کا ہے۔ جناب والا! بیرے نیالیں جو لوگ ذریعہ اعظم کے ساتھ تھے انہوں نے اور ہمارے مبارکہ حضرات نے بھی سپاسنا مر سنا اور دیکھا تو گا۔ کہ اس میں ہمارے پانی کے مسائل کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا تھا۔ اسی طرح وہاں کے لوگوں کے اور بھی مسائل ہیں۔ جس پر کوئی بات نہیں کی گئی۔ اس طرح ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو قش اابربر کی شکایت کے بارے میں بھی ہماری نمائندگی نہ ہونے سے بھیں نظر انداز کیا گی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جو ہمارے ساتھی ہیں، ہم ان کا اخراج کرتے ہیں۔ لیکن صابر بلوچ اور منتظر پٹھی صاحب جن کا اس علاقے سے واسطہ نہیں پڑتا اور نہ ہی ان کا گزشتہ ہے۔ اور نہ وہ وہاں کے مسائل اور قش اابربر کے معاملات دیکھ سکتے ہیں۔ اس مکتمب کام ہوتے ہیں شکایات ہوتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان پر بحث ہو جائے۔ اس طرح ائمہ کسی بیر کا استحقاق مجرد ہی نہیں ہو۔ اور اس طرح کا معاملہ عوامی نمائندوں کے ساتھ نہ ہو۔ اور نہ ہی اس طرح کی زیادتی ہو۔

مدرس عید احمد نامی ذریعہ قانون و پارلیمانی امور:- مدرس عید احمد نامی گزارش ہے کہ انہوں نے جو موقف اختیار کیا ہے جو وہ ہمارے نوٹس میں لارہے ہیں اس سے ہم سب اتفاق کرنے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ایم پی لے علاقہ کے منتخب نمائندہ ہوتے ہیں اور وہ علاقے کے مسائل اور تحقیقات میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

جناب والا! لیکن چونکہ یہ معاملہ حالیہ وقوع پر نہیں ہوا بلکہ ۱۶ اپریل کا ہے۔ کل یا پرسوں کا نہیں ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنے موشن میں کہا ہے کہ یہ کمیٹی ذریعہ اعظم نے بنائی ہے۔ لیکن یہ معزز ایوان اس میں مداخلت نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس طرح یہ مسئلہ

میں ہو سکتا ہے مہذا میری گزارش ہے کہ معزز رکن اپنے موشن پر نور دیں۔

جناب اسپیکر: کیا آپ اپنی تحریک استحقاق پر زور دیں گے۔

مطہر حسین اشرف: جناب اسپیکر! اگر اس کو کیٹھی کے حوالے کیا جائے تو بہتر ہو گا کیٹھی میں اس پر بحث ہو جاتی ہے۔ یہ میں وزیر قانون کے کہنے کے مطابق زور نہیں دیتا۔

جناب اسپیکر: اس کا مطلب ہوا۔ کہ آپ اپنی تحریک استحقاق کو پریس نہیں کرتے۔

مطہر حسین اشرف: بخوبی! بہر حال اگر کیٹھی کو حوالہ کی جائے تو بہتر ہو گا۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر! رول آف پرنسپر کے نعل ۲۳ کے تحت آپ اس کو کیٹھی کے حوالہ کر سکتے ہیں اب تو ماشا اللہ کھیٹاں بن چکی ہیں دیکھیں انہیں کیا رائے ہے اس سلسلے میں۔

جناب اسپیکر: مطہر حسین اشرف صاحب کی تحریک استحقاق پر میری رو لنگیہ ہے ”مرک نے اپنی تحریک استحقاق میں فرمایا ہے کہ پسندی فش ار بر کے موقع پر وزیر اعظم نے فش ار بر کے بعض معاملات کی تحقیقات کے لئے ایک کیٹھی تشکیل دی

جس میں قوی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان کو شامل کیا گیا تھا۔ پونک بنیاد کی طور پر یہ
علاقہ میراً انتخابی حلقہ ہے اور میں صوبائی اسمبلی میں اپنے عوام کی اسی علاقے سے نمائندگی
کرتا ہوں۔ لہذا ذکورہ کھٹی میں میری عدم شمولیت سے میراً استحقاق بمحروم ہوا ہے۔ اس
طرح گودار کے عوام کو بھی فش اابر سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی۔
روک کر میر کی تحریک استحقاق پر بحث کی جائے۔

ویسے وزیرِ عنہم کی جانب سے ان کو کسی کھٹی میں شامل کرنے سے ان کا اتحان
بمروح نہیں ہوتا ہے کیونکہ الیاکرنا قانونی اور آئینی طور پر لازم نہیں ہے نیز اس معاملہ
میں اسمبلی کی مداخلت کا جواز نہیں یہا۔ علاوہ اذیں یہ معاملہ حالیہ وقوع پر نہیں ہوا
اور اسمبلی کے اجلاس کے آغاز میں یہ پیش نہیں کیا گیا۔ لہذا میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے
قواعد و الضوابط کا مجری ۱۹۷۳ء کے تاءude ۵۷ (۲) (۳) کے تحت اس تحریک استحقاق
کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

تحریک التوا

جناب اسپیکر! حاجی نور محمد صراف کی جانب سے ایک تحریک التوا ہے۔ معزز رکن
اپنی تحریک التوا ایوان میں پیش کریں۔

حاجی نور محمد صراف! جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں حسب ذیل فرمی
اور عوامی نوعیت کے حامل واقعہ کے بارے میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

وائقہ یہ ہے کہ آج میرے علم میں آیا کہ حکمر صحت کی مخصوص میڈیکل سیٹ کیلئے سیلکشن کمپنی کی جانب سے منتخب امیدوار آنسہ فضہ دختر محمد علی کو حکمر متعلقہ نے نظر انداز کر کے ایک دیگر امیدوار مسماۃ عمرین رانا ڈیمسائل سرٹیفیکیٹ نہ ہونے کے باوجود سیٹ دیدی گئی ہے حکمر کے اس اقدام سے اگر ایک جانب ایک حقدار کا حق مارا جاتا ہے تو دوسرا جانب یہ بلا محتاج ثبوت دھاندی کیس بھی ہے۔ لہذا اس کیس کی فوری تحقیقات کا حکم جاری فرمایا جائے تاکہ کسی حقدار کی حق تلفی نہ ہونے پائے ॥

جناب اپیکر معزز رکن کی

تحریک التواہ ہے کہ ۔۔۔

جناب اپیکر ۲۔ « وائقہ یہ ہے کہ آج میرے علم میں آیا کہ حکمر صحت کی مخصوص میڈیکل سیٹ کے لئے سیلکشن کمپنی کی جانب سے منتخب کردہ امیدوار آنسہ فضہ دختر محمد علی کو حکمر متعلقہ نے نظر انداز کر کے ایک دیگر امیدوار مسماۃ عمرین رانا کو ڈیمسائل سرٹیفیکیٹ نہ ہونے کے باوجود سیٹ دے دی گئی ہے اس اقدام سے اگر ایک جانب ایک حقدار کا حق مارا جاتا ہے تو دوسرا جانب یہ بلا محتاج دھاندی کیس بھی ہے لہذا اس کیس کی فوری تحقیقات کا حکم جاری فرمایا جائے تاکہ کسی حقدار کی حق تلفی نہ ہونے پائے ॥

میر کچھ بولنا چاہیں گے؟

مسٹر نور محمد صراف ۳۔ جناب اپیکر صاحب! حقیقت تو یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہماری سیلکشن کمپنی کے ممبر جناب محترم صاحب نے واضح طور پر یہ نوٹ لکھا

کر کھٹی نے نام محل دستاویزات کس طرح قبول کئے؟ جبکہ کوئی امیدوار سیٹ
کے لئے درخواست دیتا ہے تو سب سے پہلے اس کے لئے لوگ سڑپیکٹ یا
ڈو میسال سڑپیکٹ فسلک کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا گمشنر صاحب نے پرنسپل
بوکان میڈیکل کالج کو لکھا کہ اس سلسہ میں کارروائی کیوں نہ کی جائے۔
جناب اسپیکر! میری اس معزز ایوان سے درخواست ہے کہ یہ اپنی نوعیت
کا انوکھا کیس ہے اور حالیہ وقوع پذیر ہوا ہے لہذا اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر! کیا وزیر متعلقہ اس معاملے میں کچھ کہنا پا ہے ہیں؟

ڈاکٹر عبدالمالک وزیر صحت! جناب اسپیکر! ہمارے ہاں پر فیشنل کالج میں
سینکشن کے لئے باقاعدہ کمیٹیاں ہوتی ہیں جو باقاعدہ طور پر ہر معاملہ کی پوری طرح
جانش پڑھائیں اور اس کے ارکان روپورٹ بنانے کے پیش کرتے ہیں میڈیکل سیٹ
کے لئے کاغذات ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ہو کو چیف منستر تک جاتے ہیں۔ جناب والاب میں
ذاتی طور پر جانتا ہوں، جب سینکشن کمیٹی میں پروپوزل پیش کی گئی تو محمد علی صاحب میرے
پاس آئے تھے کہ رام صاحب کی بیٹی کو سیٹ الٹ کی گئی ہے۔ اور کھٹی نے یہ سیٹ الٹ
کی ہے۔ لیکن اس کے پاس ڈو میسال سڑپیکٹ نہیں ہے۔ میں نے انہوں نام متعلقہ فائلیں
دکھائیں اور کہا کہ ہماری جو کمیٹی ہوتی ہے اس کے ارکان کے باقاعدہ دستخط اور سفارشات
ہوتی ہیں۔ جن کے تحت سیٹ کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر
آپ لا کوئی کلیم ہے جیسا کہ میرے دوست نے بھی کہا کہ ڈی سی صاحب یا گمشنر صاحب سے
کہیں کہ اس کا ڈو میسال نہیں ہے اس کی سیٹ کینسل کریں تاہم یہ فائل میرے پاس ایک

مہینہ تک رکھی رہی میں نے اپنے پاس رکھی تاکہ کسی کا حق نہ مارا جائے۔ لیکن امیدوار نے کوئی کنسیلیشن پورٹ (Cancellation Report) نہیں دی۔ تاہم آخر کار میں نے کہا کہ میں فائل نواب صاحب چیف منسٹر کو دے دوں گا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ چیف منسٹر نے اس کی صحت منظوری دے دی ہے تو نیفیکشن بھی جاری ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مرحلے میں حکمر قانونی طور پر اس کی کنسیلیشن نہیں کر سکتا میری معزز رکن سے درخواست ہے کہ اس بارے میں متعلقہ فریق کو رٹ میں جا کر وضاحت کریں اور الفاظ حاصل کریں۔ میں سمجھتا ہوں۔ یقیناً ان کے ساتھ نافعی نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر ۱۔ ذیر صحت نے بھیپڑایا ہے۔ نور محمد صراف صاحب اس کی روشنی میں اپنی تحریک التواہ پر زور دیں گے؟

مسٹر نور محمد صراف ۔ جناب اسپیکر! چونکہ اس کیس کا واضح ثبوت موجود ہے کہ اپنے والد کے ڈو میسال سٹریفیکٹ میں مسماۃ عنبرین رانک کے نام کا اندرجہ نہیں ہے اور ان کے ڈاکو مشتر نامکمل ہیں۔ انہوں نے کس طرح انہیں قبول کیا۔ جناب اسپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں چونکہ مکثت صاحب کی پورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمیٹی کی اکثریت نے آئندہ فحذ کے حق میں اپنادوٹ استعمال کیا لیکن اس کے باوجود فیصلہ بدل دیا گیا لہذا میں معزز اپوان سے گزارش کروں گا کہ میری تحریک التوا کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر ۲۔ کیا ذیر قانون اس تحریک التوا کے متعلق کچھ کہیں گے۔

وزیر قانون و پارلیامنی امورہ ۱۔ جیسا کہ میں کہ رہا تھا کہ معزز ممبر اس پر نزد نہیں دیں گے اس وضاحت کے بعد بھی میں اس تحریک التوا کی اس بنی پر مخالفت کرتا ہوں کہ یہ معاملہ پہلک اہمیت کا نہیں ہے اور جیسا وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کے متعلق کچھی ایک دو ماہ پہلے بنی تھی اس نے اس معاملہ کو دیکھا تھا، یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جسیں ہماری مخالفت ضروری ہو۔ یہ معاملہ ایڈ فسٹریشن آف لارکا ہے جو ملک میں اور موجود ہے میں رائیق قانون کے مطابق فیصلہ کریں گے اگر ایڈ فسٹریشن آف لارکا معاملہ ہو تو اس پر تحریک التوا نہیں دیا جا سکتا۔ یہ کتو شنسن بھی ہے مول بھی ہے اس لئے گزارش کروں گا کہ اس کو رد کر دیا جائے

بیکم رضیہ رب ۲۔ جناب والا! اس سے پہلے کچھ آپ فرمائیں میں بھی اس تحریک کی حمایت کروں گی۔

جناب اسپیکر ۳۔ میری اس تحریک التوا پر رد نگ یہ ہے کہ: مرک یہ تحریک التوا ذاتی مددات پر لائے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ سیکیشن کیٹی ٹنے دہاندی کی ہے اور متعجب شدہ امیدوار کو نظر انداز کر کے ایسے شخص کو سیکٹ دی ہے جس کے پاس ڈومیسائیل سرٹیفیکیٹ نہیں ہے جس کی بنیاد پر دہاندی اور حق تلفی ہوتی ہے۔ مرک نے اس سیکٹ میں کوئی دستاویزی ثبوت نہیں فراہم کیا ہے ایسا کب ہوا نیز یہ بھی نہیں تباہ کہ کب واقع ہما۔ لہذا یہ معاملہ حالیہ وقوع پذیر نہیں ہے اس لئے معاملہ عوامی اہمیت کا حامل نہیں ہے لہذا میں یہ تحریک التوا قائدہ ۲۷ رب کے تحت خلاف صنایعہ قرار

دیتا ہوں۔

مسٹر نور محمد صراف :- جناب والا! یہ ڈاکو منسٹر میرے پاس ہیں میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر :- جب آپنے تحریک التوا پیش کی تھی اس وقت شامل کر دیتے۔

جناب اسپیکر :- اب نواب محمد اسلم رئیسانی تحریک التوا پیش کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب والا! آپکی اجازت سے میں یہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں "کہ وطن پیغمبر ایسوی ایشن کے رہنمای ماسٹر طاہر کے حالیہ بہیانہ قتل سے عوام خصوصاً اساتذہ اور طلباء میں جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صوبائی حکومت عوام کے جان و مال کے تحفظ میں بالکل ناکام ہو چکا ہے اس قسم کے دوسرے واقعات سے بھی عوام میں عدم تحفظ پایا جاتا ہے۔

اس لئے اس قسم کے اہم واقعات پر اسمبلی کی کامد وائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک یہ ہے

"کہ وطن پیغمبر ایسوی ایشن کے رہنمای ماسٹر طاہر کے حالیہ بہیانہ قتل سے عوام خاصل کر اساتذہ اور طلباء میں جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صوبائی حکومت عوام کے جان و مال کے تحفظ میں بالکل ناکام ہو چکا ہے اس قسم کے دو واقعات سے بھی عوام میں عدم تحفظ پایا جاتا ہے۔

اسکے اس قسم کے اہم واقعات پر اسیلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے ۔

جناب اپیکر ۔ یا محمد اسلام صاحب اپنی تحریک التوا کے بارے میں کچھ کہیں گے

نواب محمد اسلام رئیسانی ۔ جناب اپیکر ! مastr ٹاہر صاحب دلن ٹپر ایسوی ایشن کے صدر تھے وہ اساتذہ کے رہنمائی تھے وہ ہر دل ہزینہ تھے اور اساتذہ کے مسائل اور ان کے دکھ درد میں ہمیشہ شریک ہوتے تھے اور اگر اسی قسم کے رہنماء شاہراہوں پر یہے در دانہ طور پر قتل کئے جائیں جب کہ ہم یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہر چیز کل ہمارے شاہراہ ہمارا ملک ہمارا صوبہ امن کا گھوارہ ہیں۔ لیکن میں اس سے اتفاق نہیں کر دیں گا کیونکہ آئے روز بہمن یہ واقعات روشناء ہے ہیں اس کی بوجوہ ہے ہم سب جانتے ہیں کہ کیا ہے ؟ جب اسکل کا ایک گیارہ سالہ طالب علم معصوم ترین مهاجروں کے ہاتھوں کانزیر کے کنارے تھقی دھوئے ہوئے مارا گیا تھا اور اس کے بعد مردار خیر محمد ترین نے اپنی کوششیوں سے اس کے رد عمل میں انہوں نے ہاجرین کو شہر سے نکال کر سرخاب میں میں کمپ بنادیا تھا وہاں پر منتقل ان کو کرا دیا تھا۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب بد امنی جو پھیلی ہوئی ہے اس کی بڑی وجہ ہماری خلط خارجہ پالیسی ہے کیونکہ اگر ہمارے شاہراہ جس پر صحیح و شام ہر دن ٹرین فک چلتی رہتی ہے اگر ہمارے شاہراہ محفوظ نہیں ہے تو ہمارے بیان دہیات اور اس طرح ہمارے دیگر علاقوں کیسے محفوظ ہوں گے جہاں اس قسم کے واقعات آپ کی نظر میں ہر روز گزر تھے ہوں گے۔ اور اگر انہی کی نظر سے بھی گزرتے

ہوں گے۔ جناب جس وقت میر حامی ترین و فاقی وزیر تھے والا ان کے قریب ۱۸ میل کے فاصلے پر ان کی گاڑی روکی گئی اور بکھوٹا گیا اور جن لوگوں نے لوٹا سب کو معلوم ہے اس کے علاوہ شیریں خان غلطی جو سی اینڈ ڈبلیو میں ایس ڈی او تھے اس کے بعد محمد فور پر نیشنل نیٹ ڈی سی انس تھے علاوہ ازیں یویز کے سپاہیوں کے ساتھ دریگاؤ کے نزدیک واقعات ہوتے۔ ڈاکوؤں نے لوٹا۔ اس قسم کا واقعہ ڈاکو اور یویز کے درمیان ہوا تو میں لمحتے فائزگ ہوئی یویز کے دوپاہی مارکے دلک ڈاکو مارا گیا ڈاکو اس طرح مارا گیا کہ عوام نے ری ایکشن کا انہصار کیا جب ایک ڈاکونے ہمیار پھینک دیجئے اس کو مارا اس میں دو یویز کے سپاہی مارے گئے جب ان کے عزیز و احباب کو پستہ پلا تو وہ اتنے ندا من ہوتے۔

وزیر قانون ۴۔ کیا جناب والا! آپ نے محل لا اینڈ آر ڈر پر بحث کی اجازت دیدی گی ہے؟

جناب اپنیکرہ ۴۔ ریاستی صاحب آپ صرف اس کی (admissibility) ایڈمیسیون کی بات کریں۔

نواب محمد اسلم ریاستی ۴۔ جناب والا آپ پہلے اس کو ایڈمیسیون کریں اس کے بعد وزیر قانون بھی جواب دیں گے۔

جناب اپنیکرہ ۱۔ آپ صرف اس تحریک کے منظور ہونے کی بات کریں۔

نواب محمد سلم ریسیانی ۱۔ جناب والا! میں اس سنسلے میں ماضی کے حوالے دلے رہا تھا۔ اس کے بعد وہ لوگ اتنا غصتہ ہو گئے کہ وہ یونیورسٹی کے تھانہ میں چھوڑ اور اس آدمی کو مار دیا۔

مسٹر عتمانیت اللہ خان بازنی ۲۔ جناب والا! معزز میر سابقہ باقاعدہ کا حوالہ میں رہے ہیں اور ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہیں اس تحریک سے کافی فرق ہے۔

جناب اپنی پریمی ۳۔ اینہاں تحریک سے متعلق بات کریں آپ تو بہت پیچھے پلے کر دیجیں کہے دور نہ باقی ہے۔

نوجہ محمد سلم ریسیانی ۴۔ جناب میں اپنی تحریک پر بات کر رہا ہوں اس کے ارد گرد گھوم رہا ہوں دو رنگیں پہنچا ہوں میں صرف حوالہ دے رہا تھا کہ ہر روز اس قسم کے واقعات ہمارے شہر اہوں پر ہو رہے ہیں آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس دن پولیس سارفٹ پر شہراہ پر گولیاں چلائیں بچے اغوا ہو رہے ہیں گاڑیاں انگواہو رہی ہیں یہ صرف ٹپکروں کا مسئلہ نہیں ہے سارے عوام کا مسئلہ ہے آپ اس کو ایڈ مٹ کریں اب وزیر قانون اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے تو ہم سنیں گے۔

وزیر قانون ۵۔ جناب والا! آپ نے معزز میر کو اس تحریک الموا پر جتنا بحث کرنے کی اجازت دی میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس کو ایڈ مٹ کر لیتے تو بھی اتنا

بجٹ نہ ہوتی۔ اس سے زیادہ شاید بات نہ ہوتی۔ میری گزارش یہ ہے کہ موجودہ حکومت اپنے نام وسائل کو پردازی کار لائے ہوئے عوام کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کر رہی ہے اور جس صاحب کا معزز رکن نے ذکر کیا ہے جس کے متعلق انہوں نے تحریک التوادی ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ اس کے لئے سات افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے نام بھی مجھے دیئے گئے ہیں ان میں محمد اسلم۔ جاناں، حاجی آغا وغیرہ ہیں اپنی شک کی بنا پر پکڑا ہے اور کچھ ایسے اشخاص ہیں اگر ان کے متعلق میں کچھ کہوں تو تحقیقات پر اثر پڑے گا۔ یعنی ہماری تحقیقاتی ایکسیس بھتی ہے کہ قاتل ان میں سے ایک ہے جن کے ساتھ اس کی پہانی دشمنی تھی۔

اس سلسلے میں ٹینکنیکل گراؤنڈ پر بھی میں اس کی مخالفت کرتا ہوں پہلی بات یہ ہے کہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ ہماری مداخلت ضروری ہم اور دوسرا ایڈ فنڈریشن آف لاکا کا معاملہ ہے۔ اور جہاں ایڈ فنڈریشن آف لاکا کا معاملہ ہے وہاں تحریک التوا پوش کرنا خلاف قانون ہے۔ اگر معاملہ فوری نوعیت کا ہے تو فوری طور پر کی تعریف ہے کہ وہ واقعی حال میں وقوع پذیر ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ فوری نوعیت کی دگر مختلف ایوانوں نے اور پارلیمنٹوں کے اسپیکر نے جو قانون کی ہے اور جب رو لنگ دی ہے تو انہوں نے ایک دن کی تاخیر کو بھی کہا ہے کہ معاملہ فوری نوعیت کا نہیں۔ یہ ہے اس لئے بہ فوری نوعیت کا نہیں ہے۔ اور میری ان تین نکات پر گزارش ہو گئی کہ اس کو رد کر دیا جائے۔

جناب اسپیکر ہے۔ وزیر قانون کی اس تشريع کے بعد کیا معزز ممبر صاحب اپنی اس تحریک پر نظر دیں گے۔؟

نواب محمد سلم رتیانی ۱۔

جناب والا! میں اپنی تحریک التوا پر تو نور دوں گا
اور ابھی بھی عرض کروں گا کہ مجھ کے لئے منظور کر دیا جائے اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ
آپ نے اس کو خلاف ضابطہ قرار دے دینا ہے اور مجھے آپ بیٹھا دیں گے۔

جناب اپیکر ۱۔ اس پر میری (ارولنگ) یہ ہے کہ اس تحریک التوا میں وطن یونیورسی
ایسوسی ایشن (association) کے رہنماء مائنٹر طاہر کے پہچانہ قتل کا ذکر کیا گیا ہے لیکن
یہ نہیں بتایا گیا کہ ان کا قتل کب ہوا اور نہ ہی کوئی ایسی تفصیل بتائی ہے جس سے پورے
واقعہ سے آگاہی حاصل ہو سکتی، اس لئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حال میں وقوع
پذیر نہیں ہوا ہے اور یہ فوری اہمیت کا حامل ہے لہذا یہ قاعدہ ۲۶ء (رب) کے خلاف
ہے مزید برآن کہ یہ مجرک کا موقف ہے کہ یہ حکومت عوام کے جان و مال کی حفاظت
میں بالکل ناکام ہو گئی ہے۔ یہ صرف مفروضہ ہے جو تا عددہ ۲۶ء (رب) کے خلاف ہے
لہذا میں اس تحریک التوا کو قاعدہ ۲۶ء (رب، اور رج) ریوبھستان صوبائی اسیبلی قواعد
والضباط کا رجیسٹر (۱۹۶۳ء) خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

میر محمد ہاشم شناہوی ۲۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! مجھے ایک شعر یاد آگی
ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ کر سناؤں۔

جناب اپیکر ۲۔ جی نہیں۔ اب قرار دادیں ہیں۔ محمد ایوب بوجہ پیغمبریک زیر قاعدہ
نمبر، اب اب تشكیل خصوصی کیمیٹی پیش کریں۔

مسٹر محمدیوب بلوچ

جناب والا آپکی اجازت سے میں نیزر کی پیش کرتا ہوں کہ
”یہ ایوان قواعد و اضباط کار بلوچ ان صوبائی اسمبلی نمبر ۲۷ دسمبر ۱۹۴۷ء کے
تحت درج ذیل اراکین اسمبلی پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دے جو بلوچستان صوبائی اسمبلی کیلئے
ایک ایسا مولوگرام وضع کرے جو صوبے کی جغرافیائی اوقوفاتی خود و خال کی عکاسی کرے نیز کمیٹی
اپنے پہلے اجلاس میں اپنا چیرین منصب کرے اور اپنی رپورٹ زیادہ سے زیادہ ۳۳ دسمبر ۱۹۴۸ء تک
تک ایوان میں پیش کرنے والی اراکین میں۔

- ۱۔ ڈاکٹر عبداللہ۔
- ۲۔ سید احمد جوہان دا سماجی
- ۳۔ سید جان محمد جمالی۔
- ۴۔ نواب نور الدین سعید
- ۵۔ مسٹر محمد سرور خان کاٹھر۔
- ۶۔ ڈاکٹر سعید سعید
- ۷۔ مسٹر محمدیوب بلوچ

جنابہ بھکری

”یہ ایوان ادا عذر و اصلیہ باغیت کار بلوچ ان صوبے کی
درجہ سیل اراکین اسمبلی پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی کا کار بلوچ ان صوبے کی کار بلوچ ان صوبے کی کار بلوچ ان صوبے کی
ایک ایسا مولوگرام دھونے کی کار بلوچ ان صوبے کی
کمیٹی اپنے پہلے اجلاس کی کار بلوچ ان صوبے کی
دسمبر ۲۷ دسمبر ۱۹۴۸ء کار بلوچ ان صوبے کی کار بلوچ ان صوبے کی

- ۱۔ ڈاکٹر سعید سعید
- ۲۔ سید جان محمد جمالی

- ۵۔ مسٹر محمد سرور خان کاظمی -
۶۔ ہبھیم رضیہ رب -
۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ
۸۔ مسٹر محمد الیوب بلوچ

جناب اپنیکر - مسٹر الیوب بلوچ اپنی تحریک پر کچھ بولنا چاہیں گے ہے

مسٹر محمد الیوب بلوچ - جناب والایجیں اپنی تحریک کے حق میں کچھ اس طرح کہوں گا کہ بلوچستان اسمبلی کا صورتیں بلوک ائمہ بلوچستان کے عوام کی تہذیب و ثقافت اور جغرافیائی خودروں کی عکاسی نہیں کرتا۔ لہذا اسی صورت کو بلوک ائمہ بلوچستان کی وجہ سے کیونکہ اس میں چند خاصیات ہیں۔ اسلئے یہ بات ہم تمام ایکین اسمبلی کے لئے خوب طلب ہے۔ میں ان خاصیوں کی نشاندہی کچھ اس طرح کرتا ہوں

کہ بلوک ائمہ بلوچستان کے صورتیں بلوک ائمہ بلوچستان کے انتظامی اور اداری امور میں ایسا اختلاف اور خلاف فہمی خدوخال سے ہے۔ میں اسی کی وجہ پر اپنی تحریک کے اعلان کر رہا ہوں۔ میں اسی وجہ پر بلوک ائمہ بلوچستان کے عوام کی تہذیب و ثقافت اور

میر جمال محمد رضا زنجانی - میر جمال محمد رضا زنجانی و نواب میر جمال دہلوی کے اسرائیلی حکومت بجزیرہ نما کا بوسنگاہ ہے جس میں ایک ایسا انتظامی اور اداری افسوس ہے۔ اسی افسوس کے مولوگریم طیار اونٹ خدا بھی خدا میں ہے اور اسی افسوس کے میں ایک ایسا افسوس ہے جس کی وجہ سے اسی افسوس کے میں ایک ایسا افسوس ہے جس کی وجہ سے جزوی طور پر بلوک ائمہ بلوچستان کے عوام کی تہذیب و ثقافت اور خلاف فہمی خدوخال سے ہے۔ میں اسی وجہ پر اپنی تحریک کے اعلان کر رہا ہوں۔

جناب اپنیکرہ

پہلے تو کچھی مقرر کی جائے۔ پھر یہ کچھی بوجیصلہ کرے گی اس کیٹھا میں آپ بھی شامل ہیں۔ آپ اپنی سفارشات دیں اس کے بعد کچھی بوجیصلہ دے رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس تحریک زیر قاعدہ نمبر ۷ کو منظور کیا جائے ہے۔؟ تحریک منظور کیکئی؟

قراردادیں

جناب اپنیکرہ

اب قرارداد نمبر ۷ نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب اپنی قرارداد نمبر پیش کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی

جناب والا! آپکی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں
”چوتھی کو پرائیویٹ سیکٹر فروخت کرنے کی تجویز کے پیش نظر یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اول تو حکومت کو چاہیے کہ وہ خود اس مل کو پلاٹے۔ اگر حکومت اس کے پلاٹے کے قابل نہیں تو اس بات کا خیال رکھے مل کو (Dis - Invest) کرنے کے بعد اسکی مشینری کو اکھاڑا کر کہیں اور لے جانے پر پابندی کا عائد کرنے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اگر پرائیویٹ سیکٹر اس کو خریدے تو اسی جگہ پر اس کو پلاٹے تاکہ مقامی لوگوں کو اپنے روزگار سے ہاتھ دھونا نہ پڑے بلکہ اسکے بر عکس لوگوں کیلئے مزید روزگار میرا سکے۔

جناب سیکر ڈیس ایسٹ

”چوتول کو پرائیویٹ سیکٹر پر فروخت کرنے کی تجویز کے پیش نظر یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اول تو حکومت کو چاہیے کہ وہ خود اس مل کو چلانے، اگر حکومت اس کے چلانے کے قابل نہیں تو اس بات کا خیال رکھے کہ مل کو (Dis-Invest) کرنے کے بعد اس کی مشیری کو اکھاڑ کر کہیں اور لے جانے پر پابندی عائد کرے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اگر پرائیویٹ سیکٹر اس کو خریدے تو اسی عجلہ پر اس کو چلانے تاکہ مقامی لوگوں کو لپٹنے روزگار سے ہاتھ دھونا نہ پڑے بلکہ اس کے بر عکس لوگوں کیلئے مزید روزگار میر آسکے۔

نواب محمد سلم ریسنسی۔ - جناب والا! چوتول سینگ مل کو کافی عرصہ سے بی ڈی اے نے جاری کیا تھا۔ اس کے لئے زمین خریدی گئی۔ بورنگ لگانی گئی یا بنی گئی کافی ہے اسکے آفس (facility) مہیا کی گئیں اور مشیری بھی لیکن مشیری کھلے آسان تھے پر کا ہے میں سمجھتا ہوں وہاں پر خام مال موجودہ اور دیگر متعلقہ مکالم بھی ہیں اس لئے وہاں پر مل ضرور لگایا جائے۔ جناب والا! چوتول کا حشر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ابھی وزیر صفت اللہ رہے تھے۔ لیکن یہ نہیں کہ اصل مل دوسو میل دور ہو اور خام مال چار سو میل دور ہو یہ مل عوام کی غربت کے پیش نظر لگائی گئی تھی۔ یہاں علاقے کے تقریباً ایک سوا فرads کو زور گار ملا ہے۔ لیکن اب اس کو (Dis-Invest) کیا جا رہا ہے۔ یہ مستونگ کے عوام کے روزگار کا مسئلہ ہے۔ اگر یہ دوبارہ کام شروع کر دے تو وہاں تقریباً نو نے پاسو مفرد کام کریں گے۔ انشا اللہ۔ یہ کام کرے گا جس کو ہم اپنی زبان میں

سکتے ہیں کہ چالو ہو گا تو لوگوں کو روز گاتے گا۔ دول پنٹگ بارن لگانے سے کارپٹ دول بارن کی دیگر صفت لگانا بھی یہاں تکن ہے۔ جناب والا! بھلی اور پیانی کے علاوہ اب امید ہے کہ داں گیس کی موجودگی کے آثار ہوں گے۔ انشا اللہ۔ ٹھیس بھی وہاں پہنچ جائے گی۔

جناب اسپیکر امیری گزارش ہے کہ میری اس وضاحت کے بیش نظر چوتھے میں مشینزی کی شسفٹگ پر پابندی لٹگادی جائے اور اس سے ہرمایہ (Dis - Invest) نہ کیا جائے۔

جامِ خداویس ف وزیر صحت و حرف اب میں جناب اسپیکر کی وضاحت کے بارے میں کچھ کہتا چاہتا ہوں۔ جناب والا! حکومت بلوچستان کی یہ پالیسی ہے کہ اس کا اکھاڑ کر کسی دوسری بلگہ لکایا جائے اس کا تفصیل پورٹ ہم پیغض مشٹر صاحب کو پیش کریں گے۔ پونکہ یہ میرا حکمرہ ہے ہم کبھی نہیں چائیں گے کہ اسکو بند کیا جائے کیونکہ اس پر ایک بڑی رقم صرف ہو پکی ہے مختصرًا اس مسئلے کے بارے میں یہ کہوں گا کہ معزز نہیں اپنی قرارداد پر نہ دیں ہم انشا اللہ آستہ ا مجلس میں اس کے متعلق تفصیل پورٹ پیش کریں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی ۹

معزز وزیر موصوف نے مجھے کہا کہ اس قرارداد پر نہ دوں لیکن جب میں نے قرارداد پیش کی تھی یہ سوچ کر کہ آپ کے عافی یہ مسئلہ پیش کروں۔ کیوں کہ ہمیں درٹ کا حق دیا گیا ہے۔ لہذا میں اس بات پر نہ دوں گا کہ میر کا اس قرارداد کے حق میں درٹ دیں۔

وزیر صنعت و حرفت ۔

جناب اپسیکر! میں اسکی پوری تائید کرتا ہوں حکومت بلوچستان کی کافی انوسمان اس میں ہو چکی ہے۔ میں اپنی طرف سے کہوں گا کہ ہم آپس میں پیش کر آپ سے اس منصب پر بات کریں گے۔ لہذا اس پر کہوں گا کہ آپ اپس نور نہ دیں۔ انشاء اللہ اس پر فیصلہ ہو گا (Dis - Investment) کے بارے میں عرض ہے کہ ہماری کوشش ہے کہ اس میں دیگر مزید رقم صرف کی جائے تاکہ دوبارہ کام شروع ہو سکے۔

نواب محمد اسلم رئیسیانی ہـ

جناب والا! معدودت چاہتا ہوں وزیر صاحب سے مجھے اس معزز ایوان سے بہتر اور کوئی جگہ نظر نہیں آتی جہاں مجھے گزارنٹی مل سکے کہ اس کی مشینری کو شفٹ نہیں کیا جائے گا۔ تاہم میں اپنے موقف پر قائم ہوں آپ وضنگ کر لیں۔

وزیر صنعت ۔

جناب اپسیکر! وہاں کامیکل اسٹرکچر بنایا گیا ہے حکومت کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیگی جو عوام کے مفاد میں نہ ہو۔

نواب محمد اسلم رئیسیانی ہـ

جناب اپسیکر! میں گزارش کر دیں گا کہ جیسے وزیر صنعت نے فرمایا مشینری کی شفٹنگ نہ ہو گی۔ تاہم آپ سب اپنا دوڑ کا حق استعمال کریں۔

ذیر صفت و حرفت ۴۔ مطر اپیکرہ اپنی روشنگ میں کچھ دفاحت

کر پکے ہیں؟

جناب اپیکرہ ۴۔ روشنگ ہے راتے شماری ہوگی اس کے لئے۔

بیکم رضیہ راب ۴۔ جناب اپیکرہ، ایک پوائنٹ پر کچھ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر حکومت اس قابل نہیں تو اس کا خیال کیا جائے کہ مل کو (Dis - Invest) کرنے کے بعد سکی مشینری کو اھاڑ کر کھین اور لے جانے پر پابندی عائد کرے اور اگر پرائیویٹ سیکٹر اس کو فرمائے تو اسی جگہ چلائے تاکہ مقامی لوگوں کو اپنے روزگار سے ہاتھ زد ہونا پڑے بلکہ اس کے بر عکس لوگوں کے لئے مزید روزگار میر آئے۔ جناب اپیکرہ! ان کا مقصد خدا نخواستہ یہ نہیں ہے۔ اگر حکومت سکو اھاڑے اور (Dis-inuse) کر کے پہلک سیکٹر میں دے دے تو کوئی بھی پرائیویٹ سیکٹر اس کی یقین دہانی کرئے کہ وہ اسکو اپنی جگہ سے نہیں ہٹائیں گے۔

وڑیہ صفت و حرفت ۴۔ جناب اپیکرہ! نہ صرف یہ بند مل بلکہ بلوچستان میں کئی اور میں بھی ہیں جو بند ہیں انہوں نے پہلے بھی زور پا تھا کہ ان کو پرائیویٹ افٹر پلائز میں دے کر خفت کر دیں۔ یعنی کافی احمد اضافات الٹھائے گئے ہیں۔ بلکہ ہم نے کہا یہ مشینری کسی اور جگہ نہیں لے جائی جائے گی۔ اور کسی افٹر پلائز کو باہر سے کال نہیں کریں گے اور اگر ایسے ہوا بھی تو وہ باہر سے اکٹھنے ملے کو یہاں پر چلا دیں گے۔

لہذا یہ بات قرارداد کے ہتھ میں ہو گی۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ میں اپنے
اسی اجلاس میں ایک جامع رپورٹ پیش کروں گا۔ اس لئے میں مفترم بہر سے کہوں گا
کہ وہ اپنی اس قرارداد پر زور نہ دیں۔ یہ مشینری آپ کے علاقہ سے باہر نہیں جائے گی

نواب محمد سلم رئیسانی ۱۔ جناب والایا میں انکا بہت احترام کرتا ہوں انکی یقین
وہاں بسر و چشم تاہم میں اسی خزانے میں ووٹ کے ذریعے یقین دہانی چاہتا ہوں۔
جیسا کہ وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ مشینری کو باہر شفٹ نہیں کریں گے۔ اس بارے
میں ووٹ ہو جائے۔

وزیر صحت ۱۔ مرٹا اپنکرا! وزیر مختلف نے وضاحت کی اور نواب صاحب نے
بھی کہا کہ اگر مل بند ہو جاتی ہے اور آپ اسکو پرائیویٹ سیکریٹری میں دے دیتے ہیں تو بھی
اس کو کہیں دوسرا جگہ شفت نہیں کیا جائے گا۔ میرے خیال میں انڈسٹریز منڈر کی تائید
میں ہم کوشش کریں کہ ہم خود ہی اسکو چلا گیں اور اگر ہم نہ چلا سکیں تو ہم اس کو کسی
اور جگہ شفت نہ ہونے دیں گے۔ کم از کم میں تو بھی سمجھتا ہوں۔

وزیر صنعت و حرفت ۱۔ جناب اپنکرا! آپ کے توسط سے عرض ہے کہ پرداش
اسیلی کی کمیٹی فارم کریں اور وہ اس ضمن میں نبی تجدیز پیش کر سکتی ہے ہم ان کو خوش
آمدی دے کہتے ہیں۔

نواب محمد سلم رئیسانی ۱۔ جناب والایا! تو وزیر موصوف کی اپنی رائے ہے۔ ایوان

کی رائے قو نہیں ہے۔ ہماری بھبھی لوگ اپنے کو نے میں بھکھ کر رکھے ہیں۔

مُسْرِارِ جِنْ دَارِ سَامَانِيَّہ - جِنْ دَارِ سَامَانِیٰ، بَلْ وَجْهَ سَامَانِیٰ، لَمَّا أَتَى سَامَانِیٰ، هَدَادِ دَارِ کی
قرارداد کی حمایت کرنے والوں کی تعداد میں معاشر مختار سعادتی حمایت بھی کرتا ہوں ہے
عدم کی بھلا فکار اور مغار کی بیانات سے۔ الذا دوسرے مختار کی طرف ہیں۔ ہماری حکومت
کے پیش نظر یہ سمجھے کہ عوام کو سامانی، مامتل اخواز، مشتری موصوف نے پہنچنے خالی
آن فلور کر دیئے ہیں۔

جانبِ واحد میں بھکھتا ہوں ایکوں کی اہلیتی موصوف ہے نیز مسٹر موصوف
نے یقین دہانی کر دی ہے میر سے تباہی ہے۔ دنیا موصوف۔ کیا ست پر عمل پیرا
رہیں گے جو انہوں نے ایک میں کوئی سمجھے۔ لہذا ہمارے سرپرستے نے اسی دریافت کی
کہ وہ امور اس پر نہیں۔ اور وہ مقصود ہے۔

وزیرِ صحت - جِنْ دَارِ سَامَانِیٰ، لَمَّا أَتَى سَامَانِیٰ، سَعَى إِلَيْهِ سَامَانِیٰ، لَمَّا أَتَى
اوہ وہ امور کو دیکھ لے۔

جناب امیرِ ملک - پہلے تو اس ایوان سے پہلے پڑھ لیا جائے کہ قرارداد
منظور ہے یہ اس کے متعلق سوچا جائے۔

جناب امیرِ ملک - سَامَانِیٰ، لَمَّا أَتَى سَامَانِیٰ، سَعَى إِلَيْهِ سَامَانِیٰ، لَمَّا أَتَى
اے۔

کو منتظر کیا جائے۔

(آخر یک منظور کی گئی)

قرارداد مہر پنجاں پیغمبر نبی کردار حکم شاہزادی

خاتم اپسیکرہ۔ محمد ششم صاحب اپنی قرارداد پیش کریں۔

میر محمد ششم شاہزادی۔ جناب اپسیکرہ با آپکی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوال صورتی حکومت سے مفارغی کرتا ہے کہ موبیلی پسمندگی اور دینی و دیناگاری کا کام کرنے والے افراد کو جلا شد افسوسی فوری اقدام کرے۔

جناب اپسیکرہ اپسیکرہ

یہ ایوال صورتی قدر اسی سے میں اسراحت کر رہا ہوں کہ میر محمد ششم پسمندگی اور بے روزگاری کو ختم کرنے والے افراد کو جلا شد افسوسی فوری اقدام کرے۔

خاتم اپسیکرہ۔ میر ششم شاہزادی میر اپنے افسوسی کیلئے بوج

میر محمد ہاشم شاہوں

جناب دالا میں اس قرارداد کے متعلق یہ کہوں گا کہ ہمارے صوبہ بلوچستان میں صرف چند ملیں قائم تھیں اور ان میں کام کرنے سے پہلے ہے روزگاری کا مسئلہ حل ہوا تھا میں بند ہونے کی وجہ سے بلوچستان کے ہزاروں محنت کش ہے روزگار ہو گئے اور اب نان شبیہ کے لحاق ہیں ان نیم کا یہ لوگوں کو اکثر ان طوں میں روزگار مل جایا کرتی تھی۔ لیکن افغان مهاجرین کی آمد کے بعد سے یہاں کے مزدوروں کی روزانہ کی مزدوری بھی جاتی رہی اس کے علاوہ آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوتا گیا اور مزید لوگ ہے روزگاری کا شکار ہو گئے اب حالت یہ ہے کہ اب روزانہ کی مزدوری بھی عام محنت کش کو یہاں نہیں مل رہی ہے اس صورت کا میں متحامی محنت کش طبقہ نہ صرف ہے چیزی اور اضطراب کا شکار ہے۔ لہذا میں اس قرارداد کے توسط سے صوبائی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ جلد از جلد ان طوں کو چلانے کا بندوبست کر جہاں کروڑوں روپے کی مشینری ہے اور جو مشینری کھلے آسمان تسلی پڑی ہوئی ہے۔ اس کی حفاظت کرے کیونکہ ہر نامی دوں مل دوں نظر مستونگ بولان ٹیکسٹائل مل اور دوں نظر مستونگ کے لئے کروڑوں روپے کی مشینری درآمد کی گئی تھی اب یہ مشینری کھلے آسمان تسلی پڑی ہوئی ہے اس کے ضائع ہونے کا سخت نظرہ ہے یوروکیسی کی ملی بھگت سے صوبے کی خیر رقم کا ضائع ہونے کا سخت نظرہ ہے میں بند ہونے کی وجہ سے ہزاروں لوگ ہے روزگار ہو گئے ہیں مثلاً بولان ٹیکسٹائل میں جو پانچ ہزار لوگ کام کرتے تھے اب صرف ایک ہزار مزدور کام کر رہے ہیں باقی ہے روزگار ہیں۔ تو کہہ ڈی اے کے مزدوری میں ریفرم ٹائم کرایا جائے۔ اور یو میں کی اجازت دی جائے۔ سرکاری مداخلت بند کی جائے

بند ملیں چلانی جائیں ایک اندازے کے مطابق اگر بند ملوں کو چلا جائے تو صوبے کے پندرہ ہزار مزدوروں کو روزگار مل جائے گا۔ اور اس بے روزگاری کی میں خاطر خواہ کمی واقع ہو جائے گی۔ ان ملوں کو صرف بیور و کریسی کے رحم و کرم پر نہ پھوڑا جائے انتظامی امور میں بھی مزدوروں کو شامل کیا جائے کیونکہ ان ملوں کو خسارے کا منہ تر دیکھتا ہے۔

بلوچستان میں کمی معدنیات موجود ہیں ان کو مد نظر رکھ کر چلا جائے اور جن کارخانوں کا یہاں خام مال موجود ہے ان کو یہاں لگنا چاہیے کیونکہ یہاں خام مال موجود ہے اگر اس کی ملیں کراچی لاہور دیگر مقام پر لگی صحیح نہیں ہے ان ملوں کو یہاں لگنا چاہئے جہاں خام مال ملتا ہے جیسے سنگ مرمر کردا میٹ دغیرہ ہے اس سے لوگوں کو روزگار بھی ملے گا۔ تو میں یلوان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور فرمائے۔

جناب اپیکرہ - وزیر صفت کچھ کہیں گے ۔

جامع محمد یوسف (وزیر صفت) جناب والا میں اس قرارداد کی حاصلت کرتا ہوں ہم اس کو منظور کرتے ہیں لیکن میں اس کے متعلق صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ معدنیات کے باہر سے میں جو معزز رکن نے فرمایا ہے اس سے متعلق تو یہ قرارداد نہیں ہے نہ قرارداد کی ضرورت ہے لیکن جو بند ملیں پڑی ہیں انکا تعلق وفاق سے ہے ہم سے نہیں ہے۔ اسی طرح دوسری ملوں میں بھی ہزاروں لوگ ہے روزگار ہیں اگر ان بند ملوں میں دس ہزار لوگ کام کرتے تھے تو اس سے دس ہزار بکنے متاثر

ہوتے ہیں اور بے روزگار ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو ہم اس ایوان میں یہاں
نمائندگی کرنے کئے ہیں یہاں تک پہنچانے میں ان مزدوروں کا ہاتھ بھی ہے ان مزدوروں
نے نہ صرف ہمیں دوٹ دئے ہیں بلکہ جمہوریت کی بھالی کے لئے ان مزدوروں نے سب
سے بڑی قربانی دی ہے یہ قربانی انہوں نے ہم لوگوں کے لئے دی ہے ہم لوگ ان کیلئے
کیا کر رہے ہیں کوئی مل ابھی تک دوبارہ نہیں چلا یا گیا ہے ۔ یہود و گریسی نے خوبصورہ
کمر کے ملی یونگت کے ساتھ یہ ملیں بند کر ڈالی ہیں ایک اطلاع کے مطابق بولان یونکٹل
مل میں جوروٹی کے گودام میں آگ لگی تھی جزر میجر کی مرضی سے لگائی گئی تھی کیونکہ
اس مل سے کافی روٹی چوری کی گئی تھی ۔ اس چوری پر پردہ ڈالنے کے لئے آگ
لگائی گئی اس کے علاوہ حکومت مزدوروں کے لئے پچھے نہیں کر رہی ہے ۔ حکومت
نے اس آگ کے واقعہ پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی ہے کہ یہ آگ یوں ہو گئی ہے حکومت
مزدوروں کے لئے بھی پچھے نہیں کر رہی ہے ۔ پیر امیدیکل کے مزدوروں کو چیلوں میں ڈالا
گیا ۔

جناب اسپیکر ۱۔ شاہوی ایضاً صاحب آپ بینی قراردار کے متعلق کچھ کہیں آپ
نے قرارداد کے متعلق تو کچھ نہیں کہا ہے دوسری بات نہ کریں ۔

میر محمد حاشم شاہوی ۱۔ جناب والا میں یہی بند ملوں کے متعلق کچھ کہہ رہا
ہوں کہ بند ملوں میں جو بے روزگاری اور بے صینی پھیلی ہوئی ہے جو ملازم ہیں ان کا
مزدوری میں حق نہیں ہے وہ نہیں مل رہا ہے اگر یہ حکومت واقعی مزدوروں
کیلئے کچھ کرنا چاہتی ہے ۔ ہم کب کہتے ہیں کہ یہ نہ چلیں جیسا کہ معزز ایوان کو

بھی پتہ ہے یہ ملیں وفاق کی طرف سے ہیں اور اس سلسلے میں وفاق کوئی پیش رفت نہیں کر رہا ہے، بلوچستان کے لوگ یا ہم آپ قطعاً یہ نہ سوچیں کہ ہم نیور و کریمی کے حکم و کرم پر ہیں اور نیور و کریمی ہم پر مسلط ہو گی اس بارے میں ہمارا موتھ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ ہر سلسلہ پر ہے اور ہم نے ہمیشہ نہ رہ دیا ہے کہ جو بند ملیں ہیں وفاق کے ہاتھوں سے بند پڑی ہیں یہ جلد از جلد چلانی جائیں اور بلوچستان میں جو بے روزگار ہیں ان کو روزگار مل جائے۔

جناب اسپیکر! - سوال یہ ہے کہ قرارداد نہیں کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد منفوع کی گئی)

جناب اسپیکر! - اب ارجمند اس بھٹی اپنی قرارداد نہیں پیش کریں۔

مسٹر ارجمند اس بھٹی! - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

« صوبہ بلوچستان کو سونی گیس کی سہولت تقریباً تیس روپے سال بعد ۱۹۸۳ء میں حاصل ہوئی اور وہ بھی صرف چند بڑے بڑے شہروں تک محدود ہے جبکہ ملک کے دوسرے صوبوں یعنی سندھ پنجاب اور سرحد کے شہروں کو سونی گیس کی سہولت بہت عرصہ پہلے ہم پہنچانی لگئی آئین کی آرٹیکل ۱۵۸ میں یہ بات صراحت کی ساتھ موجود ہے کہ جس صوبے میں قدرتی گیس کا سرپیشہ واقع ہو اسے پاکستان کے دیگر حصوں پر تین حصے حاصل ہو گی لیکن صوبہ بلوچستان کا میشنر علاقہ اب تک اس سہولت سے محروم ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ سوئی گیس کی سہولت صوبہ بلوچستان کے تمام ضلعی شہروں اور ٹریسے ٹریسے قصبوں تک پہنچانے کا جلد انتظام کرے اور سوئی گیس کے حالیہ اضافی نرخوں کے اطلاق سے صوبہ بلوچستان کو مشتمل قرار دیتے ہوئے سابقہ نرخوں کو بحال کرے۔

جناب اپیکر ۹۔ قرارداد یہ ہے کہ۔

” صوبہ بلوچستان کو سوئی گیس کی سہولت تقریباً (۳۰) سال بعد ۱۹۸۳ء میں حاصل ہوئی اور وہ بھی صرف چند ٹریسے ٹریسے شہروں تک محدود ہے جب کہ ملک کے دوسرے صوبوں یعنی سندھ پنجاب اور سرحد کے شہروں کو سوئی گیس کی سہولت بہت عرصہ پہلے ہم پہنچانی گئی۔ آئین کے آرمیکل ۱۵۸ میں بیانات صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جس صوبے میں قدرتی گیس کا سرچشمہ واقع ہو تو اسے پاکستان کے دیگر حصوں پر ترجیح حاصل ہوگی۔ لیکن صوبہ بلوچستان کا بیشتر علاقہ اب تک اس سہولت سے محروم ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ سوئی گیس کی سہولت صوبہ بلوچستان کے تمام ضلعی شہروں اور ٹریسے ٹریسے قصبوں تک پہنچانے کا جلد انتظام کرے اور سوئی گیس کے حالیہ اضافی نرخوں کے اطلاق سے صوبہ بلوچستان کو مشتمل قرار دیتے ہوئے سابقہ نرخوں کو بحال کرے۔

جناب اپیکر ۹۔ میر اپنی قرارداد پر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟۔

مسٹر احمد داس بگٹی ۱۔ - جناب اپسیکر! یقیناً آپ کی ہڑی سہر بانی ہے۔
 میں اپنی پیش کردہ آئینی قرارداد کے حق میں گزار شات آپ کے وسط سے پیش کروں
 جیسا کہ قرارداد میں آرٹیکل کا حوالہ دیا گیا ہے جس آئین کو نافذ ہونے تقریباً ۳۰ سال
 گزر گئے اس عرصہ میں اگر صحیح عمل رآمد کیا جاتا تو یقیناً اجع صوبہ بلوچستان کے کونے
 کونے میں سوئی گیس کی سہولت میسر ہو جاتی۔ لیکن مقام صد افسوس ہے کہ اس آئینی حقوق
 کی طرف کو توجہ نہیں دی گئی۔ سر زمین بلوچستان جو پاکستان میں گیس کا مرچشمہ ہے۔ ۳۰ سال
 کا عرصہ گزر جاتے کے بعد غالباً سال ۱۹۸۳ میں پہلی بار کوئٹہ تک گیس پہنچانی گئی۔ باقی
 تمام عاقول کو اس بیش بہا قدر تی نعمت سے محروم رکھا گیا ہے۔ بلکہ سوئی گیس سے حاصل
 ہونے والی آمدنی سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے۔ بلوچستان میں معدنیات کے کافی ذخائر
 موجود ہیں یہ سنگلاہ پہاڑ اور ریگستان اپنے سینے میں بے پناہ دولت رکھتے ہیں اس موقع
 پر ایک شعر عرض ہے۔ اے سر زمین بلوچستان! تیرے کوہ ساروں کو سلام۔
 تیرے ریگستانوں کو سلام

جناب اپسیکر! حصول منزل اور حصول حقوق کے لئے جذبہ خلوص اور ارادہ مصمم چاہیے
 جہانتک اہل بلوچستان کی قربانیوں کا تعلق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں لیکن منزل کی اصلاح
 سمت میں گامزدہ رہنے کے لئے ایک نڈر میر کاروں کی رہنمائی ناگزیر ہوتی ہے۔ ورنہ
 تو الگیاں منتشر ہو کر بکھر جاتی ہیں۔ حوصلے صراحت میں غبار بن کر بکھر جاتے ہیں اس وقت
 جب ہم صوبے کے آئینی حقوق کی بات کرتے ہیں تو اس میں ہمارے قائدیوں کی جرأت مند
 قیادت کا یہ را دخل ہے۔ جس پر ہمیں بجا طور پر فرز ہے کہ ان کی پر خلوص بدو جبد اور جذبہ حرب
 الوطنی عوام کے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

جناب اپسیکر! کیا صوبہ بلوچستان کے عوام کو ان کے بینیادی حقوق سے محروم رکھنا درست ہے؟ جب کہ سولنگیس کی فراہمی صوبہ سندھ، پنجاب اور صوبہ سندھ کے بڑے بڑے شہروں کے علاوہ قصبوں کو بھی پہنچانی گئی ہے۔ جب کہ اسوقت ۲۰ پیسے فی یونٹ چار بج کیا جاتا تھا۔ اور اب فی یونٹ غالباً ایک روپیہ فی یونٹ چار بج کیا جاتا ہے۔ جس سے صوبے کے عوام پر مالی بوچھہ ڈالا گیا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ بلوچستان کو رعائتی ریٹ پر سولنگیس کی فراہمی کی جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا ایک تو دیر سے سولنگیس فراہم کی گئی دوسری طرف سے پاکستان کے دوسرے علاقوں کے یہاں پہاڑیز و صول کئے جاتے ہیں۔ جو کہ سر امر نا انصافی ہے۔

جناب اپسیکر! میں اس معززِ ایوان کے تدم اراکین سے اپیل کر دوں گا کہ وہ بھیتیت ایک بلوچستانی اس صوبے کے مشترک مقادات کی خاطر میری اس قرارداد کی حمایت کریں گے۔ اس میں ہم سب کا مفاد ہے۔ صوبے کا مفاد ہے۔ میں خوشحال بلوچستان اور خوشحال عوام یکلئے دعا کو ہوں۔

مسٹر محمد ایوب بلوچ ۔۔۔ جناب اپسیکر صاحب ہمارے رکن اسمبلی جناب احمد داس بھٹی نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کی ممکن حمایت کرتا ہوں۔ کیوں کہ سولنگیس بلوچستان سے نکلتی ہے۔ میں یہ مطالیہ کرتا ہوں کہ بلوچستان کے دیگر علاقوں کو جہاں تا حال اس قدرتی دولت سے محروم رکھا گیا ہے۔ وہاں پہنچانی جائے۔ لہذا میں اس فلور سے مطالیہ کرتا ہوں کہ بلوچستان کو سولنگیس سے حاصل شدہ لگیس کی سہولت فراہم کی جائے اور لگیس سے حاصل شدہ آمدنی کی رقم ۲۶ ارب روپیے جو میں بلوچستان حکومت کو فراہم کئے جائیں تاکہ یہ رقم بلوچستان کے عوام کی فلاح و بہبود پر خرج

کی جا سکے ۔

نواب محمد سلمان عیسائی :- جناب والا! میں ارجمند اپنے کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اور اس بات کی بھی حمایت کرتا ہوں۔ کہ سوئی گھیس ہمارے صوبے کی پیداوار ہے۔ حزب اخلاق کے اراکین بھی اس قراردار کی حمایت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ سوئی گھیس کے نرخوں پر بلوچستان کو رعایت دیجائے ۔

جناب اپنے کر :- سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر منظور کی جائے۔

(قرارداد نمبر منظور کی گئی)

جناب اپنے کر :- اب یہ رضیہ رب صاحبہ اپنی قرارداد نمبر ایوان میں پیش کریں ۔

بیکم رضیہ رب :- جناب اپنے کر! آپنی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ

” یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انٹر گرلز کالج لورالائی کا در بہ بڑھا کر اسے ڈاگری کالج بنادیا جاتے جو کہ وہاں کے عوام کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے لورالائی فلیٹ اور ڈویٹل ہیڈ کوارٹر ہے نیزیرٹ کی بنیاد پر بھی وہاں کے لوگوں کے اس مطالبہ کا پورا جواز ہے ॥ ”

جناب اپسیکر :-

قرارداد یہ ہے کہ :

” یہ الیان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انٹر گرلز کالج لورالائی کا درجہ بڑھا کر اسے ڈگری کالج بنادیا جائے جو کہ وہاں کے عوام کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے لورالائی ضلعی اور ڈویٹھل ہیڈ کوارٹر ہے نیز میرٹ کی بنیاد پر بھی وہاں کے لوگوں کے اس مطالبہ کا پورا جواز ہے ॥ ”

جناب اپسیکر :-

معزز خاتون رکن اپنی قرارداد کے بارے میں فرمائیں۔

پیغمبر صیہر رب :- جناب اپسیکر ! لورالائی گرلز کالج کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہاں پر تعلیمی رجمان ہے میٹرک کرنے کے بعد ایف اے اور ایف ایس سی کی کلاسز موجود ہیں ٹیچرز ہیں کالج کی بلڈنگ ہے اسٹاف ہے۔ میٹرک کے بعد حرف دو سال ایف اے یا ایف ایس سی کر لینا مقصد نہیں بلکہ اصل مقصد پھیلوں کا ڈگری حاصل کرنا ہے جب تک ڈگری نہ ہو فائدہ نہیں ۔

جناب والا! ایف اے و ایف ایس سی کرنے کے بعد پھیلوں کو کوئٹہ آنا پڑتا ہے بعض پھیال اپنی غربت کی وجہ سے اور بعض اپنے والدین کی پابندیوں کے باعث مزید تعلیم کے لئے کوئٹہ نہیں اسکتی ہیں لہذا وہیں رہ جاتی ہیں ۔

لہذا میری تجویز ہے کہ موجودہ گرلز کالج کو مزید مراعات دیکر اسے ڈگری کالج کر دیا جائے۔ اس طرح یہاں کوئٹہ کالج میں ہو سکل اور کلاسز کے پرائز فلٹر ہو جائیں گے۔ اور کوئٹہ کالج پر بوجہ بھی حکم ہو جائے گا۔ لہذا۔ میری یہ قرارداد

صوبے کے لوگوں کی بھلائی میں ہوگی اور پاہتی ہوں کہ اسکو منظور کیا جائے۔

جناب اپیکر ۱۔ مفترمہ محکم کے بعد کون بولنا چاہیں گے؟

ڈاکٹر عبد المالک وزیر صحت ۲۔ جناب اپیکر! ایجوکیشن منٹر کے نہ

ہونے کی وجہ سے میں جواب دے رہا ہوں۔ بہر حال اگر وہ ہوتے تو شاید اس قرارداد پر بہتر طریقہ سے بول سکتے تھے۔

جناب والا یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے جو سالانہ اسے ڈی پی بنانی تھی اس میں حکمہ تعلیم کی جو سفارشات تھیں ان کے مطابق ہم نے اسکو بنایا کیونکہ ایک مذکور اسکول کو میرک بنانا اور اسی طرح کسی اثر کا لمحہ کو ڈگری کلخ بنانے کے معیار پر مقرر ہونے ہیں۔ ہمیں دو تین چیزیں مد نظر رکھنا ہوتی ہیں ایک تو یہ ہے کہ اس سال کی لئے ڈی پی منظور ہو چکی ہے اس میں ہمیں اس سال اس مقصد کے لئے پیسے نہیں ملے تھے حالانکہ ہماری کوشش ہے کہ ہم ایجوکیشن زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دیں نیز ہم نے اس شعبہ کو زیادہ پیسے بھی دیئے تاہم اپنے محدود وسائل کے پیش نظر شاید حکومت بوجپران موجودہ مالی سال کے دوران اس قرارداد کو عملی جامدہ نہ پہننا سکے ظاہر ہے کہ ان بحوریوں کے تحت اس سال ہم اس کو عملی طور پر (Implement) نہیں کر سکتے۔

لہذا میں مفترمہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی فوارداد پر زور نہ دے دیں اس سلسلے میں ہم حکمہ ایجوکیشن کے پالیسی میکرڈ کے ساتھ ڈیکس کریں گے کہ آیا اس سال ہم اپر عمل درآمد کر سکتے ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔

بیہم رضیہ رب ۱۔ جناب عالیٰ! ان بیکوں سے جو بھی قرارداد آئے مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ اصول نہ بن باشے کہ اسے ہمیشہ خلاف ظاہر یا خلاف قانون قرار دے دیا جائے۔ جہاں تک وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اس سال کے لئے ڈی پی میں یہ نہیں ہے۔ خیر یہ دوسری بات ہے کہ اس سے درگزدہ کریں یہیں اسکا کوئی بواز نہ بنایں۔ تاہم وہ اگلے مالی سال کے لئے اس کی یقین دہانے کر سکتے ہیں یہیں کم از کم میری اس قرارداد کو مسترد تونہ کریں۔

وزیر صحت ۲۔ جناب اپیکر! میں نے یہ تو نہیں کہا کہ ہم اس کو مسترد کرتے ہیں بلکہ ہم نے اسے ڈی پی بنا لی ہے اور اگلے سال کی لئے ڈی پی میں ہم کوشش کریں گے کہ اس تجویز کو شامل کر لیں۔

بیہم رضیہ رب ۳۔ جناب عالیٰ! ہم اس حد تک متفق ہو سکتے ہیں بے شک اس کو اگلے مالی سال میں رکھ لیں ہم آپ کی مجبوریوں کو سمجھتے ہیں۔ یہیں وال کے لوگوں کی تکالیف کو بھی ملاحظہ رکھا جائے اور اس قرارداد کو منتظر کیا جائے اور میری تجویز کو اگلے مالی سال میں شامل کیا جائے اس کے لئے میں آپ کی شکرگزار رہوں گی۔

وزیر صحت و حرفت ۴۔ جناب اپیکر! اس سلسلہ میں صرف یہ وضاحت کرتا پاہتا ہوں کہ صوبہ بوہستان کے کئی مقامات کے ایسے انتظامی ہیں جن کو

ڈگری کا بھی بنانے کی ڈیمانڈز ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کے کیس کو بھی سامنے رکھیں گے۔ اور ہنگامی ترجیحی بنیادوں پر غور کیا جائے گا۔ لہذا مختصر مہر صاحبہ کو یقین دلاتے ہیں کہ تم ترجیحی بنیادوں پر کلجنوں کے درجات ٹڑھانے کے مطالبات کو مد نظر رکھا جائے گا اس کا سردے کر کے فیصلہ کریں گے ہم موقع رکھتے ہیں آپ کی یہ ڈیمانڈ اگلے مالی سال پوری ہو جائے گی۔

جناب اسپیکر! - اس یقین دہانی کے بعد مختصر مہر کیا آپ اپنی قرارداد پر زور دیں گی؟ وہ کہتے ہیں اگلے مالی سال کے دوران کریں گے۔

پیغمبر رب! - جناب اسپیکر! اس بارے میں آپکی روشنگ کیا ہے؟ اگلے مالی سال تک پڑتے نہیں میں کہاں ہوں؟ یا اللہ یا نصیب۔
جناب والا! کیا آپ نے منظور کر لیا ہے؟

نواب محمد اسلام رعیسانی! - جناب اسپیکر! وزیر صاحب نے یقین دہانی کرادی ہے اس قرارداد کی حیثیت میں میری گزارش ہے کہ اگرچہ اس مالی سال کے دوران تو نہیں لیکن اسکو اگلے مالی سال کے لئے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا میری تجویز ہے کہ اس ترمیم کے ساتھ اس قرارداد کو منظور کر لیں کہ اگلے مالی سال کے دوران اس تجویز کو ائے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر! - یہ تو ایوان کی رائے ہوگی۔ میر روشنگ نہیں۔

میر ہمایوں مری ذیر مو اصلاح و تعمیرات ۴۔ جناب اسپیکر اجسٹر

ڈاکٹر مالک صاحب نے کہا اور مترمر غاؤں رکن یونیگ رضیہ رب صاحبہ نے بھی نکتہ الجھیا اور جام صاحب نے بھی فرمایا کہ اس پیزیر کی ضرورت ہر جگہ محسوس کی جا رہی ہے۔ محترم ایجو کیڈ یعنی تعلیم یافتہ ہیں انہیں اس کا احسان ہے جس طرح سارے پاکستان میں جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں ایسا کیا جائے۔ بلکہ خاص طور پر کسی جگہ کے لئے نہ ہو۔ دوسری بات۔ جہاں تک وہنگ کا تعلق ہے تو نواب اسلام ریسیمانی صاحب آنہ وہنگ کے موڑ میں ہیں۔ میرے خیال میں ہربات میں وہنگ نہیں ہوتی۔

نواب محمد اسلام ریسیمانی ۱۔ جناب اسپیکر ابھر حال میں فدوی کی حیثیت سے گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کی منظوری یا نام منظوری کے لئے وہنگ تو ضرور کی جائے۔ اگر وہنگ ہو جائے تو اس میں کوئی عرض نہیں۔

وزیر صحت جناب اسپیکر اس قرارداد پر کسی کو اعتراض نہیں ہے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ نہ ہو بلکہ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ہم اسکی مخالفت نہیں کرتے ہیں لیکن ایجو کیشن کے نقطہ نظر سے اس حقیقت کو مدد نظر رکھا جائے کہ آیا نہ کوہہ کلچ اس معیار پر پورا اترتا ہے کہ اسکا درجہ بڑھانے کے لئے اسے اگئے مالی سالی کے اے ڈی پی میں شامل کیا جائے۔

بنگم رضیہ رب جناب اسپیکر میری گزارش ہے کہ اسکو اگئے سال (Implement)

کریں لیکن ووٹنگ اب ہو جائے مجھے اعتراض نہیں خواہ والا! آتنی سی بات کو کیوں افسانہ بناء ہے ہیں؟ -

جناب اپسیکرہ۔ یہ حقیقت ہے افسانہ نہیں بنارہے۔

سردار طاہر خان لوئی وزیر ہنگلہات جناب اپسیکرہ! میری رائے ہے کہ اس قرارداد کے حق میں کتنے ہیں اور کتنے مخالفت میں ہیں اس لئے ایوان کی رائے کے لیے جائے

بیکم رضیہ رب۔ آتنی سی بات ہے کسی نے مخالفت نہیں کی ہے۔ لیکن مخالفت برائے مخالفت ہو رہی ہے۔

جناب اپسیکرہ۔ اس قرارداد کے حق میں جتنے معزز ممبران ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

وزیر آب پاشی و برقيات۔ جناب اپسیکرہ! داکٹر صاحب نے طریقہ کار و افتعج کر دیا ہے کیا اب ووٹنگ کی ضرورت ہے؟ اس کی مخالفت انہوں نے نہیں کی ہے۔

جناب اپسیکرہ! ایک طریقہ تو یہ ہے کہ جب وزیر تعلیم ایوان میں آئیں گے تو وہ کہدیں گے کہ اس سال ہو سکتا ہے یا اگلے سال.....

حاجی عید محمد لوئیزی ۱۔ جناب والا! یہ تو سارے بلوچستان کا مسئلہ ہے صرف لورالائی کا مسئلہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے ملائقے بھی ہیں جو یہی پختہ ہیں ہمارا حق ہے صرف لورالائی کا نہیں۔

عبد الرحمن آغا فریب پشاشی و برقيات ۲۔ جناب والا! جیسا میں نے پہلے بھی کہا۔ اس طرح تو ہر ترقیاتی کام کے لئے رائے شماری ہوگی میرے خیال میں اس مشکلہ پر رائے شماری کی ضرورت نہیں ہم تو خواہش کر رہے ہیں یہ پوٹھوپیے میں اس سال ہی ہو جائے تاہم اس سلسہ پر رائے شماری کی ضرورت نہیں ہوگی۔
جناب والا! ذکر کی کالج کا معاملہ صرف لورالائی کا نہیں ہے اس کا تعلق صرف لورالائی سے نہیں ہے دوسرے لوگ بھی تو کالج مانگتے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ ۳۔ جناب والا! آپ نے اشورنس کھلی بنانی ہوئی ہے اس مسئلہ کو وہاں بحیثی دیں یہ معاملہ وہاں ملے ہو جائے گا۔

جناب اپنیمیر ۴۔ اس قرارداد کے بارے میں پہلے فیصلہ تو ہو گیا کرنا ہے۔

میر صابر علی بلوچ ۵۔ قرارداد کے بارے میں حکومت کی طرف سے اشورنس تو دے رہے ہیں پھر کیوں بحث ہو رہی ہے؟

وزیر آبپاشی و برقيات ۱۔ جناب والا! جہاں تک کالج کی ترقی کا سوال ہے ہم اس کے حق میں ہیں لیکن اس قرارداد کے ذریعے نہیں ہم اس کے مخالف ہیں۔

وزیر صحت و حرفت ۲۔ جناب والا! یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر مسئلہ کھٹی میں بھیجا جائے۔ اس پر پہاں بھی فیصلہ ہو سکتا ہے۔

وزیر صحت ۳۔ جناب والا! پہلے دیکھنا پڑتا ہے کہ یہ قرارداد ایوان کو منظور ہے اس کے باہر سے میں ایوان پر چھنا چاہئے ہم مقرر سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ پہنچوں کے وسائل دیکھنے پا میں اگر ہر بمریکے گہ اس کے علاقے کے سکولوں کو کالج بنایا جائے تو یہی ہو گا۔

بیکم رضیہ رب ۴۔ جناب والا! جب ایک چیز ملے ہے اور اصولی طور پر اس کی کوئی مخالفت نہیں کر رہا ہے پھر اس قرارداد کو منظور کرنے میں کپا قباحت ہے اپ کے جہاں تک مسائل کا تعلق ہے مجھے آفاق ہے میں بھی یوچستا ہوں اگر آپ کے الگ دستیں اس بحث میں اجازت نہیں دیتے ہیں تو ٹھیک ہے اگر بحث کے لئے رکھ دیں اس قرارداد کو رد کرنے کی ورنہ ہم یہ بھیں گے کہ اس طرف سے جو قرارداد آتی ہے وہ چاہے اپنالا ہے پا بر کا ہے (reject) وجیکٹ ہونے کے لئے آتی ہے یہ خواتین کا مسئلہ ہے میں نے ایک مگر زکالج کا مسئلہ پیش کیا ہے اور اگر ابلاس پس میں کسی دیگر کالج کا مسئلہ لے کر آؤں گی۔ یہ خواتین کا مسئلہ ہے آپ اس کی بحثت

نہیں دے رہے ہیں۔

وزیر صحت ۱۔ جناب والا! اگر آپ مجھے اس کے متعلق کچھ بولنے کی لیازت دے دیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس کی خلافت کر رہے ہیں میں یہ بتاؤں کہ ہم نے بلوچستان میں اس وقت ایک ایسی پالپسی بنائی ہے کہ ہر ضلع میں سال میں ایک مڈل اسکول کو ہائی اسکول بنایا گے جو میرٹ پر ہو گا۔ اور اپنے وسائل کو منظر رکھتے ہوئے بنائیں گے۔ اگر ہمارا ہر روز ایک فرارداد پیش کرتے رہیں کہ جہاں اتنے مڈل اسکول ہیں۔ ان کو ہائی اسکول بنایا جائے۔ اور اتنے پرائزر کی اسکول اتنے مڈل اسکول وغیرہ الگھلاتے میں دے دیئے جائیں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو افورد ^(afford) نہیں کر سکتے ہیں۔ حکومت بلوچستان حکمران تعلیم کے اتنے فنڈز کے باوجود ہم سارے چوپے میں صرف ایک کالج کو ڈگری کالج بنایا سکتے ہیں اور اس میں بھی ہم سارے بلوچستان میں میرٹ کو دیکھ کر کریں گے کیوں کہ ہمارے پاس جو ماہر تعلیم ہیں اور حکمران تعلیم ہے وہ ہر پہلو کو دیکھتا ہے اب اگر میں یہ کہوں کہ تربیت کالج کو ڈگری کالج بنادیں اور ہمارے دس طالب علم ہوں تو حکمران تعلیم نہیں بنایا سکتا ہے اگر محترمہ خواہ مخواہ یہ کہیں کہ ہم اس مسئلے پر صرف اس کو ہان کریں یا نہ کریں مسئلہ یہ نہیں ہے ہم تو بلوچستان میں تعلیم کو ترقی دینے کے لئے کوشاں ہیں اور ہم ہر چیز کو تو فرارداد کی شکل میں نہ لے آئیں۔

سیکھ رقصیہ رہب ۲۔ جناب والا! اس مسئلے پر ہمارے وزیر صاحب یہ ذہانتی ہو رہے ہیں میں اس فرارداد پر ردے رہی ہوں کیونکہ میں نے پہلی دفعہ یہ ایک واحد مسئلہ

لے کر آئی ہوں۔ دیسے تو مجھے انداز ہے کہ کالمگز کے مسائل بہت زیادہ ہیں اور ہر کالمجھ کو
ڈاگر کی کالج ہونا پڑا ہے۔ اس میں کوئی تردید نہیں ہے اور میں نے اس فارداد میں کہا ہے
کہ میرٹ کے مطابق ہو اگر ذمہ موصوف ہوتے یہاں پر اجلاس میں بیٹھے ہوتے تو ان
کو یہ پتہ ہوتا کہ وہاں پر ایک شاندار بلڈنگ ہے اور پورا استاد ہے اور ہم نے باٹانی
(Botany) اور گیمز (games) کی سپریز کا اپنے بھٹ میں مطالیہ کیا تھا وہ بھی ہم نے اس کو
متطور کیا تھا اور اب دو سال کے لئے اخراجات ہوتے ہیں۔ اور اس سے بچیاں صرف
ایف لئے کر کے نکلتی ہے اگر دو سال اور لگا کر بی اے کر لیں اس سے تعلیم کے
بڑے مسائل حل ہو جائیں گے اس سے مسائل بڑھیں گے نہیں گھٹیں گے۔

جناب سید عبید الرحمن - محترمہ میری گزارش سنیں اس وقت وزیر خزانہ بھی نہیں
ہیں اور وزیر تعلیم بھی نہیں ہیں اور قائدِ ایوان بھی نہیں ہیں یہ تو سب کی سمجھ میں
اڑتا ہے کہ خواتین گرلز کالج کے متعلق جو آپ نے تحریک پیش کی ہے کہ اس انتظام کالج
کو ڈاگر کی کالج بنادیا جائے یہ ایک گرلز کالج کا مطالیہ ہے اور بھی بہت سے طلاقے میں
جبکہ اس قسم کے مطالبات میں جب میں دو دن پہلے نوشکی گیا تھا تو وہاں کے مقربین
اور معززین میرے پاس آئے جیسا کہ کہا گیا ہے۔ اسکا تعلق قانون سے ہے لے کے دو کی
پی سے ہے اور ایوان یہاں تک آپ کو یقین دہانی کر رہا ہے کہ ہم اس کے خلاف نہیں
ہیں۔

بیکم رضیہ ربانی - جناب والا! قطع کامی کی معافی پڑھتی ہوں جہاں تک میسترنگ
کالج بنانے کا مطالیہ ہے کئی اور کالمگز کے ڈیمانڈ ہیں اور جہاں تک نئے کالمگز بنانے کا تعلق ہے

تو مجھے پتہ ہے کہ اس میں وقت لگے گا لیکن موجودہ کالج آپ بلڈنگ کو جاگر دیجس وہاں پر شاندار بلڈنگ بھی ہے سٹاف موجود ہے میرٹ پر پورا ہے وہاں کے لوگوں کا مطالیہ بھی ہے اسی میں کوئی چیز مانع نہیں ہے صرف اس میں ڈیگری کلاسز کا اجزاً کرنا باقی ہے، وزیر خزانہ کو خزانہ کا بوجہ بھی نہیں ہو گا وزیر تعلیم بھی اس پر اعتراض نہیں کریں گے اور اگر قائم ایوان بھی موجود ہوتے وہ بھی اس مخالفت نہ کرتے کیونکہ وہ بھی ہر وہشی کے ہم خدا ہیں ۔۔

وزیر صحت و حرف ۱۔

جناب والا! میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ محترمہ نے کالج کا سلسلہ پیش کیا ہے میں اس کی مخالفت نہیں کرتا یہ بلوچستان کے کے ہر علاقے اور ہر ضلع کا حق ہے میں صرف ایک بات کی طرف اشارہ کرتا ہوں ۔ ہم ایلوں مری صاحب لس بیلہ گئے تھے وہاں پر ایک ہائی اسکول شاندار بلڈنگ کے ساتھ بنا ہوا ہے جو کالج سے بھی یڑھ کر ہے اس کے پر عکس اس سے پہلے جو حکومت تھی اس نے کالج کی منظوری بھی دی تھی لیکن اس سے پہلے کی حکومت کی منظوری ہے اب میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو ڈیگری کالج بنادیا جائے تو یہ کالج بن جائے گا۔ محترمہ سے گزارش کروں گا جس کالج کا وہ ذکر کر رہا ہیں ہم اس کو دیکھ لیں گے وہ اس کو پر لیں نہیں کریں گے اور جس ضلع میں جس جگہ اور بھی ضرورت ہوگی ہم پہنچیں گے۔ کسی ضلع کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

پیغم رضیہ رب ۱۔ جناب والا! جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے میں زور تو دو نہیں جیسا کہ مجھے کہا جا رہا ہے اگلے دفعہ پیش کریں تو مجھے ایک نگفٹے کا پتہ نہیں ہے اللہ مالک ہے اگر یہ کام آج بنت جائے تو آئیہ کا اللہ مالک ہے۔

مُسْطَرِ رَجْنَ دَاسِ بَگُوٰ ۹۔ (پوائینٹ آف ارڈر) جناب والا! گزارش یہ ہے کہ قرارداد کی ہم اس کی حمایت کر رہے ہیں اب مختصرہ اس پر زور دکی رہی ہیں کہ اس کو منظور کیا جائے یہ طریقہ صحیح نہیں ہے ہمارے ہاں کا بینہ بنی ہوئی ہے اس میں پیش کریں ہم چاہتے ہیں کوہہ معاملے کو وہاں پیش کریں۔ اے ڈی پی میں پیش کریں ایسی بات نہیں ہے کہ ہم اس کا انکار کر رہے ہیں زندہ تو پھر روایت بن جائے گی کہ ہر معاملے کو ایوان میں پیش کیا جائے اور ایوان کے فلور پر منظور کرایا جائے یہ غلط ہے۔

وزیر صحت ۱۔ جناب والا! جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ اصولی طور پر تو میں اس کی حمایت کرتا ہوں لیکن جو اس کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے اس سے اختلاف ہے یہ ہماری تعلیمی پالیسی۔ اور اے ڈی پی کی پالیسی کے خلاف ہے لہذا میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

بِسْكُمْ رَضِيَّهِ ربِّ ۹۔ جناب والا! مسٹر رجن داس کی تفریب کے بعد کچھ کہنا چاہتی تھی۔ جیسا کہ آپ مردوں نے ہمیشہ مال بہن بیٹی بناؤ کہ یہیں ہر چیز سے محروم رکھا ہے ہم ایسا نہیں کرنا پا سکتے مال ایسی نہیں کہتی۔ بیوی کا یہ کام ہوتا ہے دغیرہ ہے آج یہاں بھی یہیں چیز کہی جا رہی ہے۔ اور ڈاکٹر مالک صاحب جن کا اس قرارداد سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ مخالفت کی ہے۔ افسوس ہے۔

وزیر صنعت و حرف ۱۔ جناب والا! یہ جو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہوتا ہے میں

میں ترتیب کے لحاظ سے قرارداد کی الٹنٹ کی جاتی ہے۔ قرارداد پیش کی جاتی ہے اسکی مخالفت کی جاتی ہے مخالفت سے اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ قرارداد رد ہو گئی ہے۔

جناب اپنے کریمہ ۹۔ قرارداد کے بارے میں ایوان کی کیا رائے ہے؟

بیگم رضیہ رب ۱۔ آج یہ معاملہ اتنا منازع ہو گیا ہے میں جاکر ایوان سے باہر بہنوں کو یہ کہوں گی کہ بھائی کہتے ہیں اس قسم کی قرارداد وہ پیش کی جائے وہ بہنوں کی قراردادوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں تو قرارداد واپس نہیں لیتی ہوں۔

جناب اپنے کریمہ ۱۔ اس میں تین صورتیں ہیں۔ قرارداد واپس لیں۔ ہال کریں۔ یا ز کریں۔ جو اس قرارداد کے حق میں ہیں وہ کتنے ارکان ہیں۔

رضیہ رب ۹۔ جناب والا! اب موقع نہ دیں۔

وزیر آپنا ششی و بر قیات ۹۔ جناب والا! اس میں رائے شماری کی کیا فروخت ہے؟

جناب اپنے کریمہ ۹۔ اس قرارداد میں تین صورتیں ہیں واپس لیں۔ ہال۔ یا ز کریں اپ بیٹھ جائیں۔ جو اس قرارداد کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور جو مخالفت میں ہیں وہ بیٹھے رہیں۔

(قرارداد نامستظر کی گئی)

جناب اپیکر ۱۔ میر محمد الوب بروح اپنی قرار دادنمبر پیش کریں۔

میر محمد الوب بلوچ ۲۔ جناب اپیکر! آپ کی اہازت سے میں یہ قرار داد پیش

کرتا ہوں کہ

ا پاکستان ٹیلیویژن سنٹر کو مٹھ اور ریڈ یو پاکستان کو مٹھ خندار اور تربت سے بلوچی و دیگر مقامی زبانوں کے پروگرام نشر کرنے کے لئے بہت کم وقت دیا جائے ہے جو کہ سراسر ناالصافی ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے بوجع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں موجودہ وفاقی ذرائع ابلاغ کے اداروں میں بلوچی و دیگر مقامی زبانوں کے پروگراموں کو ترجیحاً زیادہ وقت دیا جائے۔

جناب اپیکر ۳۔ قرارداد یہ ہے کہ
پاکستان ٹیلیویژن سنٹر کو مٹھ اور ریڈ یو پاکستان کو مٹھ خندار اور تربت سے بلوچی و دیگر مقامی زبانوں کے پروگرام نشر کرنے کے لئے بہت کم وقت دیا جائے ہے۔ جو کہ سراسر ناالصافی ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے بوجع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں موجودہ وفاقی ذرائع ابلاغ کے اداروں میں بلوچی و دیگر مقامی زبانوں کے پروگراموں کو ترجیحاً زیادہ وقت دیا جائے۔

جانب اپنیکر :- یہ بوجوچ اپنی قرارداد پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

مسئلہ مددیوب بلوچ :- یہ بپسکر میں اپنی پیش کردہ قرارداد پر یہ انہار خیال کرنا چاہتا ہوں کہ بوجستان میں ڈالع اہمیت یعنی پاکستان ٹیلیوژن سینٹر کو تھا اور سیلیو پاکستان کو تھا خفدار اور تربیت کے پروگراموں میں بوجی زبان سمیت۔ یہ مرتفاقی زبانوں میں پروگرام کے اوقات کو انتہائی کم اور نامناسب بحثا ہوں جو پاکستان میں بوجی و دیگر علاقائی زبانوں کے ساتھ سراسر اضافی ہے۔

ان اداروں کی تغیر کا مقصد عوام کی زبان ثقافت تہذیب تمدن و سماجی بوڈیاں کی ترویج مقصود ہے لیکن بوجستان جو ہماری تہذیب و ثقافت کا گھوارہ ہے، پاکستان کے گذشتہ ۴۳ سالہ تاریخ میں ہر دور کے حکمرانوں نے بوجستان کی تاریخ و ثقافت زبان اور رسم درواج کو سرکاری سطح پر کسی بھی دلستہ طور پر روشناس نہیں کرایا۔ جو کہ ہماری تاریخی سماجی ثقافتی اقدار کے ساتھ نامناسب اور متعصبا نہ رویہ کی عکاسی کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اپنی سیاسی جدوجہد میں بوجستان کے عوام نے ہر دور میں اپنے تو گی اٹھتے زبان و ثقافت کے سنبھلے کو بنیاد کی اہمیت دی ہے۔

جناب والا ریڈیو اور ٹیلیوژن کی تاریخ میں اب تک بوجستان کے عوام کے بوڈیاں اور ثقافت و زبان کو اجاگر کرنے کے لئے کوئی بھی تغیر کی پروگرام پیش نہیں کئے گئے۔ بوجی زبان سمیت بڑی اور پشتون میں باول نجاستہ جو پروگرام نیشنل ہوتے رہے ہیں انتہائی مختصر اور غیر معیار کی نوعیت کے ہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں جن فنکاروں کے ذریعے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ ان کی اکثریت غیر مقامی افراد سے متعلق ہیں جو

یہاں کے زبان و ثقافت سے نایاب ہونے کی وجہ سے الفاظ اور کردار کی ادائیگی میں اپنی ناطقوں کے ذریعے یہاں کے سوام کی زبان و ثقافت کو حقیقی رنگ میں پیش کرنے کی بجائے خلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ جبکہ بلوچی و پروینی اور پشتونی زبان و ادب اور ثقافت پر عبور رکھنے والے نامور اور ادباً شعراء اور فن کاروں کو ٹیکلی و شیرن اور ریڈیو کے پروگراموں میں ان کی شرکت کو ناممکن بنا کر اپنے تابعدار اور زبان اور ثقافت سے نادانش و گول کو بھی بھرتی کیا گیا ہے۔ میں آپ حضرات کو بلوچی زبان کے ساتھ ماروا سلسلہ کے بارے میں ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ بلوچی موسیقی کے ماہر استاد عبدالستار او شیخ محمد کی خدمات بلوچی زبان و ثقافت کے لئے ہمیشہ گرانقدر ہے میں جو اپنی اس کردار کے باعث ہو پستان کے عوام میں خاص مقبولیت رکھتے ہیں۔ ان کی پیغماز کی کئی مضمون پر فلم الٹسٹری اور شیلی دشمن و ریڈیو کو مقبولیت حاصل رہتی ہے مگر وہ دو وقت روٹی کھلے ترسری ہے میں۔ ان پر تو کی تقریبات اور ریڈیو ٹیکلی و شیرن پر وگراموں میں اس لئے پابندی لگائی گئی ہے کہ وہ بلوچی زبان و ثقافت و موسیقی کو حقیقی روح کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اس پرس ستم کہ ان کو ریڈیو کو سڑک سے رائٹی بھی نہیں ملتی۔ اور نہ ہی ان کو ان ذرائع سے پر وگرام پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے بلکہ ان پر ریڈیو اور ٹیکلی و شیرن کے دروازے بند کیجئے گئے ان کے علاوہ بلوچی کے دیگر نامور فنکاروں دلی محمد۔ نور محمد لور عظیم جان اختر پناہ اور کئی ایسے فنکار ہیں جن کو نظر انداز کیا گیا ہے اس کے علاوہ بلوچی زبان کے ساتھ ہمارے تو می شخصیات کو بھی نظر انداز کیا گیا ہے جن کے کارنا سے ہماری تاریخ کی بنیاد ہیں۔ مذکورہ بالا ساقی کے پیش نظر میں ذرائع ابلاغ کے ان ذرائع کو صحیح رخدینے کے لئے اپنی چند تجویز بھی پیش کرتا ہوں۔

جناب والا اپ تمام حضرات بخوبی واقف ہیں کہ کسی قوم کی بغاو شناخت اُنہی زبان اور تہذیب و ثقافت سمیت آباد ابداد کے تاریخی لانا مول سے ہوتی ہے۔

لہذا اس الیان نمائندگان کی یہ ایک تاریخی ذمہ داری بنتی ہے کہ صوبہ بلوچستان میں موجود و فاقی ذرائع ابلاغ کے اداروں میں بلوچ اور دیگر علاقائی زبانوں کے ماتھ معصیانہ و دشمنانہ روپے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر کے اپنی زبان تہذیب و ثقافت کی تحفظ کو یقینی بننے کے لئے ان اداروں کو پاپنڈ کریں کہ ہماری تہذیب و ثقافت تاریخ اور زبان کی تشهیر کے اوقات اور نوعیت کو حقیقی اور تغیری بنيادوں پر استوار کریں۔

۱۱) مقامی ادبیوں کے پروگراموں کو ترجیحی زیادہ وقت دیا جائے۔

۱۲) مقامی افراد کو ان اداروں میں ملازمت دی جائے۔

۱۳) مقامی پیشہ ور افراد کو ملک سے باہر باقاعدہ تربیت حاصل کرنے کیلئے بھیجا جائے۔

۱۴) مقامی ادب اُشعر اُڈرامہ نگاروں موسیقاروں اور فنکاروں کو ٹو دی اور میڈیا پر اپنے فن کا منظاہرہ کرنے اور زبان و تہذیب کو فروع دینے کا موقعہ فراہم کیا جائے۔

۱۵) یہاں کے تاریخی داستانوں، لوگ گیت اور ثقافتی اقدار کو اچاگر کرنے کیلئے مشہت پروگرام نشر کئے جائیں۔

۱۶) یہاں کے تمام ڈراموں کے اسکرپچ کو مقامی ادب کی تصدیق کے بعد روپہ عمل لایا جائے۔

۱۷) بلوچستان میں تمام سماجی اور اخلاقی بُرا یوں کے خلاف بڑی دیگر علاقائی

زبانوں میں ریڈ یو اور ٹیلیو ٹیلن سے پروگرام نشر کر کے عوام کی ذہنی تربیت کی طرف توجہ دی جائے۔

(۱۸) بلوچستان کے تاریخی شخصیات میر چاکر خان رند - میر گھام خان لاشاری بلوچستان کے قومی ہیرد میر نصیر خان نوری بالاتج گور گنج میر جمل جنید نواب نوروز خان میر یوسف عزیز مسکی سمیت دیگر تمام شخصیات کے بارے میں نصوصی پروگرام نشر کئے جائیں۔

(۱۹) بلوچی زبان کے قدیم شعراء ملا فاضل - جوانسال بھٹی - مست توکلی ملا قاسم رینجی جام درک ملا بودھیر گل خان نصیر اور نراق جمال الدینی کے علاوہ موجودہ دور کے نامور شعراء کے بارے میں پروگراموں کا اہتمام کیا جائے۔

(۲۰) بلوچی زبان کے نامور فنکاروں مرحوم فیض محمد بلوچ اور مرحوم ٹبلید کی کی یاد میں شخصیاتی پروگرام نشر کئے جائیں۔

(۲۱) بلوچی زبان و دیگر علاقائی زبانوں کے دور حاضرہ کے فنکاروں کو ترجیح اور ٹیلیو اور ٹیلی ویژن پروگراموں میں پیش کیا جائے۔

(۲۲) بلوچستان کے تاریخی مقامات کو اڑینیٹر کمپنی فلم کی صورت میں قومی نشریاتی رابط پروگرام میں رکھا جائے۔

(۲۳) بلوچستان میں موجود روایتی کشیدہ کاری - برتن سازی اور لوگوں کے رہن سہن کے طور طریقوں کو شخصی طور پر پیش کیا جائے۔

(۲۴) ریڈ یو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے بلوچستان کے تمام علاقوں زبانوں میں ریسرچ پروگرام نشر کئے جائیں اور مقامی فنکاروں کو جو بلوچستان کے دور دا علاقوں میں تحریک نام میں اپنی فنی صلاحیتوں کو ہر دئے کار لانے کا موقع دیا جائے۔

(۱۵) بلوچستان کے دور دراز علاقوں کے عوام کی تفریح و سیاحت کے لئے ٹیکنیکی بوستر نصب کئے جائیں تاکہ اہل بلوچستان ٹیکنیکی ویژن کے پر وگراموں سے مستفید ہو سکیں۔

مسٹر احمد داس بھٹی ۹۔ مسٹر اسپیکر! آپ کی اجازت سے اپنے دوست الوب بلوچ صاحب کی قرارداد کی پوری حمایت کرتا ہوں ساتھ ہی ساتھ میں ان کی ذہنی اختراع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی ثقافت کی بات اس مقدس الیوان کے فلور پر کی ہے۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں اگر تعلیم مقامی زبان میں ہوگی اس سے ہماری ثقافت تہذیب و تمدن جو نہ صرف ہمارا قومی سرمایہ ہے آگے بڑھے گا۔ بلکہ اسی تکمیل پر تعلیم یافتہ طبقہ جو صرف لوکل زبان سمجھتا ہے کو بھی فائدہ ہو گا۔ نیز زبان کی ہم آہنگی سے مدد ہی تعلیم اور معاشرتی قوائد بھی ہوں گے۔ اس طرح زبان ہاہمی نزدیکی کا بھی ہو سکتی ہے جناب اسپیکر! میرے دوست الوب بلوچ صاحب جو تجارتی اپنی قرارداد میں اس بادوس میں لائے ہیں میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ ہمارے قائد الیوان نے فیصلہ کیا ہے۔ ہماری جو مردوں کی زبانیں بلوچستان میں ہیں پر انہی کی سطح تک انہیں ہی یعنی مادری زبان میں بچوں کو تعلیم دیجائیگی۔ میں سمجھتا ہوں اس قسم کی نشریات ہمارے بچوں کیلئے یقیناً فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔ لہذا میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

مولوی نور محمد وزیر پدیدیات ۹۔ جناب اسپیکر! اصل بات یہ ہے یا سوال یہ ہے کہ ثقافت کس چیز کو کہتے ہیں اور اصل ثقافت کے نام پر ہم نے برائیوں کا راستہ کھولا ہے لہذا میں اس تحریک / قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں اور اس حق میں ہوں کہ مقامی زبان کے ذریعے

اہلی شریعت نے جس پیزیر کی اجازت نہیں دی۔ نہ کریں ثقافت کے نام پر ناقص گانے تو ۱۷
یہ شریعت کے خلاف ہے میں آپکے سامنے اس بات کا برٹا انہمار کرتا ہوں کہ بھی این لئے اور جمیع العلماء اسلام کے
حکومت کے درمیان دس نکات کی بنیاد پر فیصلہ ہوا احکامہ شرعی مسائل پر جمیعیت کی رائے اُخْری
ہو گی۔ نتیریہ کہ صوبہ بلوچستان کی حد تک تمام قوانین اسلامی ہوں گے۔

نواب محمد اسلام ریسیانی ۱۸ - (پامات آف آرڈر) جناب اسپیکر! الحمد لله رب العالمين جنم بھی
مسلمان ہیں۔ جس طرح مولانا صاحب نے کہا شرعی نظام کے نفاذ کی حد تک ہم ان کے ساتھ
ہیں، جہاں تک ثقافت کی بات ہے وہاں ہم جمیعیت کے خلاف ہیں۔ جناب والا! دس نکات
کے پس پشت اپنی ثقافت جو حمارے باپ داداوں کا ورثہ ہے اس کو نہیں چھوڑ سکتے
ہم یہ ورثہ کو اپنی اولادوں کو دیتے رہیں گے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ دس نکات کی خاطر
ہم اپنی ثقافت چھوڑ دیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

وزیرِ بلدیات ۱۹ - ہمارے دس نکات شریعت کی مطابق ہیں۔

مسٹر محمد ولی بلوچ ۲۰ - جناب اسپیکر صاحب! ثقافت شریعت کے خلاف نہیں مولوی
صاحب نے کہا کہ دس نکات کے تحت جمیعیت کی رائے اُخْری ہو گی ہم کہتے ہیں عوام کی خدمت
کے لئے ہم نے ان کے ساتھ معاہدہ کیا تھا تاہم ہمارے درمیان سیاسی اختلافات یعنی
بھی یہاں تک ہیں چاہتا ہوں اس پر ووٹنگ کی جائے۔ (Political Differences)

وزیرِ صنعت و حرفت ۲۱ - جناب اسپیکر صاحب! جب ہمارے وزیرِ محنت نے

جناب اسپیکر! - ذرا تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر عبد الملک صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الملک وزیر صحبت!

قرارداد کی بات ہے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے بلی این لے اور جمیعت کے دس نکات کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ بلی این لے اور جمیعت العلماء اسلام کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے جنم اس پر قائم و دائم ہیں۔

تاہم جہاں تک یہ قرارداد ہے تو اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اسوقت یہ یلو اور ٹیلی ویژن میں بلوچی، براہوئی اور پشتون یعنی علاقائی زبانوں کے ساتھ وہ ایسا انصاف نہیں کرے ہے جس ان کرنا پڑے یہی میرے کام طلب یہ ہے کہ اس وقت ہفتہ میں صرف دو دن بلوچی براہوئی اور پشتون کو صرف آدم حادھ گھنٹہ دیا جاتا ہے جناب اسپیکر! ہم سمجھتے ہیں اس وقت بھی جو پر ڈگرام ٹی روکی پر وکھانے جائے کیونکہ ہیں وہ ہمارے مذہب، رسم و راج کے خلاف نہیں ہے یا غیر اسلامی نہیں ہیں پھر یا سویلائنریشن کے بڑے وسیع معنا ہیں اگر ہم اس پر بھتی بھی کیں تم ہے۔

(Debate)

جناب والا! غنیادی طور پر اس قرارداد کا جو واسطہ ہے میں وہ واضح کرتا چاہتا ہوں میرے دوست نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں کوئی چیز مستفادہ نہیں اس میں کسی قسم کی (Entradiction) نہیں ہے۔ میں مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کر دیں گا کہ وہ چیزیں جو ایک قوم کی اصل ثقافت رسم و راج کو ظاہر کرتی ہیں۔

مثلاً بلوچوں - پرانویوں اور پشتونوں کی اپنی ثقافت اور روایات ہیں۔ خدا نخواستہ یہ تمام روایات غیر اسلامی نہیں ہیں۔ جنم سمجھتے ہیں ان روایات اور ثقافت کو ریڈ یو اور لی دی پر زیادہ وقت دیا جائے۔ مثلاً اگر فی الحال ایک گھنٹہ وقت دے رہے ہیں تو اسکو مزید بڑھایا جائے۔ خدا نخواستہ بلوچوں پاپشتونوں کی ثقافت میں ترمیم لانا ہمارا مقصد ہیں ہے میں نے پہلے بھی کہا کہ یہی وی اور ریڈ یو پر مقامی پروگراموں اور فنکاروں کو زیادہ وقت دیا جائے جب کہ ابھی ان کو یہ حق نہیں دے رہے ہیں لہذا یہ حق ملنا چاہئے اپنے دوست کی پیش کی گئی قرارداد کے حق میں یہاں دلیل دو نکال کر بلوچوں پشتونوں اور برلنیوی زبانوں کو آگے لے جانے کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ کوئی غیر شرعی یا غیر اسلامی نہیں ہے جب کہ ہم اسکے مسئلہ بنارہے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں یہ ایک ضرورت ہے کہ ہم اپنی علاقائی زبانوں - رسم درواج اور ثقافت کو مزید ترقی اور وسعت دیں۔

جناب اسپیکر۔ جہاں تک مولوی صاحب نے کہا کہ ثقافت - جہاں تک ثقافت کی بات ہو رہی تھی کہ یہ غیر اسلامی یا غیر شرعی ہے تو ثقافت کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا رسم درواج جھاڑی زبان اور ہماری روایات ہماری ثقافت غیر اسلامی اور غیر شرعی نہیں ثقافت کا تعلق۔ زبان نہیں ہے۔

وزیر صنعت و حرف: جناب! اس پہلے ایک سمنی سوال پر ایک وزیر صاحب نے کہا تھا کہ ریڈ یو اور لی پر ٹائمینگ ہیں ان کے متعلق پروگراموں کے بارے میں ایک تفصیلی رپورٹ مانگی ہے اور جن لوگوں اور اداروں سے زیادتیاں ہو رہی ہیں ان کو دیکھا جائے گا خصوصاً بلوچی اور پشتون کو ترجیح دیجائے گی۔ اب بھی ہم ان اداروں سے

تفصیلی رپورٹ مالک سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر ۹۔ کیا آپ اس کے حق میں ہیں؟

وزیر صنعت و حرف ۱۰۔ میں اس کے حق میں ہی بات کر رہا ہوں۔

سردار طاہر محمد خان لوئی وزیر جنگلات ۱۱۔ جناب والا! دوٹ کرالیں دیکھیں
اس قزاداد کے حق میں کتنے لوگ ہیں۔

وزیر صحت ۱۲۔ جناب والا! ثقافت کے وسیع معنی ہیں اس پر کوئی تباہی کا چکی
ہیں۔ ثقافت صرف ساز و آواز کا نام نہیں ہے۔

وزیر بلڈریاٹ ۱۳۔ جناب والا! پشتون اور بلوچ کی ثقافت تلوار اور سہان نوازی ۱۴
بلوچ اور پشتون کی ثقافت نایج اور گانے نہیں ہیں آپ اکابرین کی تائیکن کا مطالعہ
کریں تو آپ کرتہ چلے گا کہ ہمارے اکابرین اپنی ثقافت کو کتنا آگے لے گئے ہیں۔ اس
بارے میں آپ کو پتہ چکر آج ثقافت کے نام پر نایج اور گانے کو ترجیح دی جا رہی ہے
ثقافت نایج کانا بنایا آواہے اور ثقافت کے نام سے پھول کو تباہ کر رہے ہیں آپ
ثقافت کے لغوی اور اصلاحی معنی کا مطالعہ کریں اور دیکھیں پھر قرآن مجید اور حدیث
کی روشنی میں اس کا فیصلہ کریں کہ کیا صحیح ہے۔

جناب سلیمان ۱۔ جناب مولانا صاحب ایوب صاحب کا قرار داد یہ ہے کہ یہاں کی مقامی زبانوں کو ریڈیو اور ٹی وی پر بہت کم وقت دیا جائے ہے صرف وقت کی بات ہے پر وگراموں کو وقت دینے کی بات نہیں ہو رہی ہے۔

وزیر صحبت ۱۔ جناب والا! میں ایک اور عرض کرتا چلوں جیسا کہ مولانا صاحب نے ثقافت کی تشریع و توضیح کی ہے ثقافت کے لئے مقامی زبانوں اور فن کاروں کے لئے ایوب بلوچ صاحب نے ریڈیو اور ٹی وی سے وقت منگھا ہے اور اس کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ اس کے لئے وقت بڑھائیں تاکہ ہم اس میں میرجاکر - میرگیرا اور پیر بالاچ کے کارنے سے دکھا اور سناسکیں۔ جو بلوچستان میں بہت بہادر اور تلوار کے دھنی مانے جاتے تھے ہم ان کو زیادہ وقت دیں ہم نیا دہ وقت اس لئے منگھتے ہیں کہ مقامی زبانوں کو فروغ ہو۔ ہم اس لئے وقت نہیں منگھتے ہیں کہ لوگوں کو ناچ گانے دکھائیں۔ میں اس کے حق میں یہ کہوں گا کہ جیسے ایوب صاحب نے کہا ہے کہ بلوچی اور برداہی کو ریڈیو ٹی وی پر وقت بہت کم دیا جائے ہے وقت دیا جائے تاکہ ان میں جو مشتبہ پہلو ہوں ہم ان کو آگے لے جائیں میں ایک دفعہ پھر اپنے مفرزار اکین سے گزارش کروں گا کہ بلوچی ہو پشتو اس کو وقت بہت کم دیا جائے ہے ان کا ان اور لوگوں میں وقت بڑھائیں اور اس لفظ ثقافت کو ایک مشتبہ حوالے سے استعمال کریں۔

نواب محمد سلم ریسانی ۲۔ جناب والا! ڈاکٹر صاحب نے چند مشہور لوگوں کا حوالہ دیا ہے میں اس میں یہ بھی اضافہ کرتا چلوں کہ اس میں میر عبداللہ خان برداہی اور خالد

نصیر خان کو بھی زخمیں۔

وزیر بلدیات ۱۔

جناب والا! ناجح گانے کو اسلام میں منع کیا گیا ہے۔
اور جو وقت مانگ رہے ہیں اس میں وہ ناجح گانے شامل نہیں کریں گے اور اکابرین کے
مجاہدانہ کارنامہ نشر کریں گے جنہوں نے جہاد کیا اور ہم لوگوں نے ملک اور قوم کی خدمت
کی ہے انگریز کے خلاف کام کیا ہے۔

مسٹر محمد ایوب بلوچ ۲۔ جناب والا! ابھی تو ٹوپی پر ناجح گانے ہو رہے ہیں وہ
ان کو تو بند کریں ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہماری زبانوں کے لئے وقت بڑھایا جائے
اور ہماری ثقافت کو فروغ دیا جائے۔

مولوی جان محمد ۳۔ *بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝* (عربی) اما بعد جناب اپنے صاحب
اسلام ایک جامع دین ہے اسیکی جامع پر دگرام ہیں اس میں مکمل نظام زندگی اور ضابطہ
حیات موجود ہے اور زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جس کا ذکر قرآن مجید اور حدیث
میں نہ ہو خواہ وہ دنیاوی زندگی سے متعلق ہو خواہ اقتصادی یا عبادت یا معاملات ہو، ہر
چیز کا ذکر واضح قرآن مجید میں موجود ہے۔ اسلام ہماری ہر مشکل کا حل ہے جب نبی اکرم
(صلی اللہ علیہ و آله وسلم) کے زمانے میں اسلامی نظام نافذ تھا تو اسوقت خوشحالی کا دور دورہ تھا، ہر
انسان کی عزت تھی اور ہر انسان کی جان و مال اور عزت محفوظ تھی اور نظام اسلام نافذ
تھا کسی ظالم کو جرأت نہیں تھی کہ کسی پر وہ ظلم کرے اور نظام ریاست میں نظام عشر
نافذ تھا۔ کسی چیز کی ضرورت اور کمی نہیں تھی اور اس دور میں نظام قصاص اور نظام حدود

رائج تھا اور معاشرہ تمام برائیوں سے پاک تھا۔ ہمارا مقصد بھی یہ ہے۔ جو اسلام کے خلاف ہو وہ نہ لائی جائے اور خلفائے راشدین کی بات کریں۔

جناب والا بھی کرمہ صلی علیہ وآلہ وسلم، اور خلفائے راشدین کے زمانے میں اسلامی نظام نافذ تھا۔ اس دور میں خوشحالی کا دور و ورہ تھا۔ ہر انسان اور ہر مسلمان کی عزت اور بیان و مال کو تحفظ حاصل تھا۔ اور اس دور میں اسلامی عدل کا نظام نافذ تھا۔ بھی کو ظلم کی جرأت نہیں تھی کہ کوئی کسی پر ظلم کرے اس کے علاوہ نظام دراثت، نظام عشر نظام زکوٰۃ اور نظام حقوق مساوات نافذ تھا۔

جناب اپنیکر۔ مولانا صاحب یہاں پر قرار داد پر بات ہو رہی ہے۔ آپ قرارداد سے متعلق اپنے خواص کا اظہار کریں۔

مولانا جان محمد۔ جناب والا اس دور میں نظام قصاص اور نظام حدود قائم تھا تو وہ معاشرہ تمام جرام سے پاک تھا۔ میرا موقف یہ ہے کہ آج بھی نظام دین ہے۔ جو چیز نظام اسلامی کے خلاف ہو چاہے وہ ذرائع ابلاغ ہو جائز نہیں جی۔

جناب اپنیکر۔ مولانا جان محمد صاحب آپ بیٹھیں ایوب بلوچ صاحب آپ بھی بیٹھیں میری بات سنئیں۔ یہاں پر اسلام کی مخالفت کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ میں اسے پہلے بھی کہ چکا ہوں کہ ایوب بلوچ نے جو قرار داد پیش کی ہے وہ سیدیو اور ٹی دی جو وفاقي ادا سے ہیں اس پر مقامی زبانوں کو تم وقت دیا جا رہا ہے۔

مولانا جان محمد ۱۔ جناب والا! میرا بھی یہی مقصد تھا۔ جی اسکا فیصلہ ہو گیا۔

جناب اسپیکر ۱۔ کیا ایوان کی یہ رائے ہے کہ وقت کو ٹڑھایا جائے۔ اداکین اس پر اپنی رائے دے۔ کہ قرارداد کو منظور کیا جائے یا منظور۔ ۹

مسٹر ارجمن واس بھگٹی ۱۔ جناب والا! ایوان سے رائے لی جائے تاکہ وہ لے منظور یا منظور کریں۔ جیسا کہ جام یوسف صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم نے ان اواروں سے رپورٹ منگوائی ہے۔ بات صرف مامُم بڑھانے کی ہے۔ اور جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہم بھی اس کی پوری تائید و حمایت کرتے ہیں۔ لی ڈی اور ریڈیلو پر ہماری ثقافت میں مہماں نوازی کو سامنے لایا جائے۔ توار کو سامنے لایا جائے۔ خدیجی عقامد کو سامنے لایا جائے۔ ثقافت صرف ساز و آواز کا نام نہیں ہے۔ ہم بھی ساز و آواز کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں ایوب بلوچ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس پر نور نہ دیں کیونکہ انہوں نے رپورٹ منگوائی ہے۔ رپورٹ آنے کے بعد اس پر بات ہو سکتی ہے۔ یہاں پر ذیر بھی ہیں اور میران بھی موجود ہیں۔

میر ہمایوں خان مری فریر مواصلات و تعمیرات ۲۔ جناب والا! جہاں تک نہیں اسلام کی بات ہے۔ شاید میں وضاحت کر سکوں۔ برٹش انڈیا پر حکومت کرتے تھے میں اس علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ جہاں کائلہ میں برٹش یہاں تک تھے۔ اس بارے میں ہمارے ساتھیوں کو معلوم ہو گا کہ جو لوگ دہلی موجود تھے انہوں نے اسلام کیلئے جدوجہد

لکھا۔ تاریخ کے یہ واقعات شاید برٹش ایمپریسی میں بھی تاریخ کی شکل میں موجود ہو ہماری لائبریری میں بھی موجود ہو گا کہ ان لوگوں نے اسلام کے لئے کتنی کوششیں کیں اور وہ اسلام کے لئے کتنے لڑے۔ یہ لڑائی انہوں نے تواروں سے کی اسکا تاریخی ثبوت لائبریری میں موجود ہو گا۔ انہوں نے اسکا اعتراف بھی کیا ہے۔ وہ اس قوت کے ساتھ لڑے ہیں جن سے انہیں کوئی بارشکست بھی اٹھانی پڑتی ہے۔ میں یہاں یہ بات فرم دیتا ہوں گا کہ ہم اپنے حقوق کی خاطر لڑے ہیں۔ اس زبانے میں فواب نیز رخش مرکی نے جنگ کی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے لئے لڑے ہیں۔ اس طرح دوسرے لوگ بھی بلوچستان کی سر زمین اور اسلام کے لئے لڑے ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جہاں تک ثقافت کی بات ہے اس کے لئے کوشش کی جائے۔ کیونکہ اسلام پھیلتے تو ہم لڑے ہیں۔ ہم نے اس کے لئے خون بیاپا ہے۔ اس کی تاریخ گواہ ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے بعد جب دوسرے لوگ آئے تو ان سے بھی ہم حقوق کی خاطر لڑے۔

جناب اپنیکر۔ جناب نے اس قرارداد کا مطلب اچھی طرح نہیں سمجھا اس قرارداد کا مقصد یہ ہے کہ ریڈ یو اور ٹی وی پر ٹائم بڑھایا جائے۔ اس میں کیا پروگرام دکھاتے جاتے ہیں یہ بعد کی بات ہے۔ اس وقت ان اداروں میں بوجیڈیگر تعلیمی زبانوں کے پروگرام نشد کرنے کے لئے بہت کم وقت دیا جاتا ہے۔ یہاں وقت کی بات ہو رہا ہے۔ کہ کم وقت دیا جا رہا ہے۔ یہاں ثقافت یا پروگرام کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ وہ تعلیمی زبانوں کو زیادہ وقت دینے کا حق تسلیم کروارہے ہیں۔ یہاں قرارداد لانے کا مقصد یہ تھا کہ مقامی زبانوں کو زیادہ سے زیادہ وقت دیا جائے۔

وزیر پلیسیات ۱۔ جناب والا! بلوچ صاحب نے اپنی تفصیل میں ڈاموں کا نام لیا ہے۔ کیا ڈرامہ بھی ثقافت ہے؟ اس کی تفصیل ہمیں بتائیں۔

مسٹر محمد ایوب بلوچ ۲۔ جناب والا! میں نے ادیبوں اور طالم کی بات کی ہے

جناب اپنیکر ۳۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ جوڑا مے یہاں نشر ہوتے ہیں۔ اور بھماہرین یہاں پر زبان بولتے ہیں جو یہاں کی ثقافت سے واقف ہیں انہیں نشد کرنے سے پہلے دیکھا جائے۔ یہ نہ ہو کہ اس میں محض دریاں رہ جائیں۔ جو ہمارے معاشرے کی ثقافت اور مہذب کے خلاف ہو۔

نواب محمد اسلام رئیسانی ۴۔ جناب والا! یہ جو ثقافت کا نقطہ ہے یعنی ثقافت کا مطلب ہے رہن سہن یا وہ زندگی نہیں ہے جو غیر شرعی ہو۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ثقافت کا مطلب ہے رہن سہن ہم کس طرح رہتے ہیں۔ ہم کس طرح کا لباس پہنتے ہیں ہم کس طرح بات کرتے ہیں۔ اگر کوئی ہمارے گھر آئے یا ہم کسی کے مگر جائیں تو ہماری روایات کیا ہوتی ہیں۔ ہمahan لاذی ہماری پرانی روایت میں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری ثقافت بالکل شریعت کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ شریعت سے ہم آہنگ ہے۔ حرم قبائلی جرگہ میں بیٹھتے ہیں۔ ہم قبائلی رسم و رواج کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ یہ فیصلے شریعت سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ میں یہ حیران ہوں کہ مولوی صاحب ایکدم کھڑے ہو گئے اور انہوں نے فرمایا کہ یہ ثقافت غیر شرعی ہے۔ اور تابع گانا۔ بھی۔ پھر انہوں نے فیصلے کرتے ہیں۔ ہم

لوگ چاپ اور ڈھول مارتے ہیں۔ آپ ثوب سے نوکنڈی تک جائیں۔ اس بات پر اس مسلک پرنسپی نے آواز نہیں اٹھائی کہ آپ اٹھنے بند کریں۔ آپ چاپ بند کریں۔ یا گھوڑا سواری بند کریں۔ یا اونٹ کی سواری بند کریں۔ جناب والا! اس ثقافت میں ہمارا اٹھنا پڑھنا ہمارا لباس ہم کسریح ہل چلاتے ہیں۔ ہم کسریح بیل کو اور اونٹ کو ہانتے ہیں۔ یہ سب ہماری ثقافت کا حصہ ہے۔ ثقافت ایسا لفظ ہے جسے مدیا کو کوڑہ میں بند کیا ہے۔ اگر ہم ثقافت کو ڈینا شروع کریں تو میرے خیال میں ہم چارہزار کتنا بیں لکھ سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ نہیں۔ مولوی صاحب کے ذہن میں یہ تھا کہ اسکیں فحاشی نہ ہو انہوں نے یہ مطلب لیا کہ یہ وی اور ریڈیو میں فحاشی کا مواد نہ ہو۔ ثقافت وسیع معنی رکھتی ہے ایوب صاحب آپ بیٹھ جائیں میں تشریع کر رہا ہوں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

مرٹ محمد ایوب بلوچ۔ جناب والا! میرا مقصد یہ نہیں تھا۔ میں اپنی قرارداد کے حق میں کہنا چاہتا ہوں آپ نے کہا مولانا صاحب کا مقصد یہ تھا کہ ثقافت و روایات کو زک یا نقسان پہنچے۔

جناب اسپیکر۔ میرے کہنے کا مطلب یہی تھا۔ مولانا صاحب نے فرمایا اور ایک مقصد یہ تھا کہ یہ وی پر کوئی ایسا پروگرام نہیں ہونا چاہیے جس سے قوموں کی تہذیب و ثقافت و روایات اور فہرست کو زک یا نقسان پہنچے اسکے ذہن میں یہ ہے کہ کسی قوم کے آدب روایات۔ سم و روایج مہمان نوازی یہ سب کچھ ثقافت کے معنی میں آتے ہیں اس کا مطلب مخصوص سازد اور ناپتا گانا نہیں ہے۔ ایوب صاحب کی قرارداد بھی اس حوالہ سے لکھی انہی

قرارداد کی لب بباب یہ ہے کہ ابھی ریڈیو اور ٹی وی پر علاقائی زبانوں کو حکم وقت دیا جا رہا ہے جو پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں وہ ناکافی ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ معاشری زبانوں کی ترویج و ترقی اشد ضرورتی ہے کیونکہ ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کا تعلق اخلاقی آداب تعلیم و تربیت وغیرہ سے نہ ہو۔ لہذا معاشری زبانوں کے پروگرامز کا وقت ریڈیو اور ٹی وی پر بڑھایا جائے۔

وزیر صنعت و حرفت ۱۔ جناب اسپیکر! سوال یہ کہ ریڈیو اور ٹی وی کے پروگرامز میں علاقائی زبانوں کی ترقی اور بہتر کارگردانی کی صحیح عکاسی نہیں کی جاتی ہے۔ جناب والا! اس سے پہلے وزیر صاحب نے کہا تھا کہ ریڈیو اور ٹی وی زبانوں کے پروگرامز کے بارے میں انہوں نے ٹائمٹک لیٹری نامنگی ہے۔

جناب اسپیکر ۲۔ قرارداد کے لفاظ یہ ہیں کہ "بلوچی اور دیگر معاشری زبانوں کے پروگرام فشردنے کے لئے بہت کم وقت دیا جا رہا ہے جو کہ سہ امنا تصانی ہے" اسیں کوئی ایسی بات نہیں وقت کی بات کر رہے ہیں۔

مطہر محمد ایوب بلوچ ۱۔ جناب اسپیکر! میں ذرا پڑھ کر سنا تماہوں مولوی صاحب سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی زماں کر ستیں اسمیں کوئی فاشی کی بات نہیں ہے۔ جناب والا! میں نے کہا تھا کہ "بلوچستان میں موجودہ کشیدہ کارکی برنس سازی رہن سہن کے طور طریقہ کو خصوصی طور پر پیش کیا جائے" جناب والا! یہ کوئی غیر شرعی بات نہیں ہے اس میں فاشی نہیں اسلکے علاوہ میری دوسری بات یہ ہے کہ ریڈیو اور ٹی وی پر بلوچستان

کی تمام مقامی زبانوں کے ریسٹور پروگرام نشر کئے جائیں۔ ان میں علاقائی فنکاروں کو موقع دیا جائے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروائے کار لائیں۔

جناب والا! میری اگلی بات یہ ہے کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں عوام کو سیاحت و تفریح کے لئے دی بوستر لصب کئے جائیں۔ تاکہ اب بلوچستان ٹی وی پروگرامز سے مستفید ہوں۔ یہ باتیں میری تقریر میں شامل تھیں جو میں نے پڑھ کر سنائیں۔

وزیر صحت :-

جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں میرے دوست نے آر گومنیٹ کیا بلکہ ان کی اصل قرارداد پھر اس طرح ہے۔ میں پڑھا ہوں (argument)

”پاکستان ٹیلبورڈ کو ٹی اور ریڈ پر پاکستان کو سڑک خضدار اور تربت سے بلوچی و دیگر مقامی زبانوں کے پروگرام نشر کرنے کے لئے بہت کم وقت دیا جا رہا ہے جو کہ سراسرنا الفضافی ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں موجود و فاقی ذرائع ابلاغ کے اداروں میں بلوچی و دیگر مقامی زبانوں کے پروگراموں کو ترجیحاً زیادہ وقت دیا جائے۔“

جناب والا! بنیاد کی طور پر جو میں سمجھتا ہوں یہ قرارداد یہی سے میرے دوستوں نے کہا کہ ٹی دی پر بلوچی - پشتو۔ اور براہوئی میں ہفتہ میں دو دن اور وہ بھی صرف آدھے گھنٹہ کے لئے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں یہ سراسرنا الفضافی ہے۔ اس کے علاوہ ان زبانوں میں روزانہ پانچ منٹ نبیریں دیکھاتی ہیں۔ ہم کہتے ہیں پروگرام کا وقت پڑھایا جائے۔ جہاں تک یہ بات کہ کون سے پروگرام دیئے جائیں تو یقیناً ہم سمجھتے ہیں یہ پروگرام ہمارے رسم درواج اور ہماری قومی امثلوں کے مطابق ہوں گے۔ اس میں کوئی فاٹھی کا تعلق نہیں ہو گا۔ میرے دوست نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارے دانشور جہاں

پر و گراموں کے اسکرپٹ لکھتے ہیں یہ پڑھے لکھ اور ثقافت کو صحیح طور پر سمجھنے والے ہوں جوئی وی اور ریڈیو پر و گرامز پیش کر سکیں چونکہ اس معزز یلوان میں پیش کی گئی اس قرارداد میں یہ بات لکھ رہے یقیناً ہم کہتے ہیں کہ فی الحال ہمارے بس میں یہ نہیں ہے کہ ہم خود بلوچی پشتو اور برآ ہوئی کے پر و گراموں کے اوقات بڑھا سکیں۔ ہم اذکم ہم یہ مطالبہ تو کر سکتے ہیں کہ فی الحال ریڈیو اور ٹی وی میں زبانوں کو کم وقت دیا جاسہا ہے لہذا اس کو بڑھایا جائے

جناب اسپیکر! اگر ہم نے اس میں کوئی منفی عنصر دیکھا کہ یہ ہمارے اڑواڑ سے ہوت کر رہے تو یقیناً میں مولوی صاحب کی حیات کروں گا۔ ہم اذکم بلوچی پشتو برآ ہوئی پر و گراموں میں کوئی عریانیت ہو گی یا یہ غیر شرعی ہوں گے تو ہم اس کی مخالفت کریں گے لیکن اب تو بات یہ ہے کہ ان زبانوں کے لئے وقت بڑھایا جائے یقیناً یہ ہمارا ثابت مطالبہ ہے جو ہم اس معزز یلوان میں پیش کر رہے ہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور ہ۔ جناب اسپیکر! مجھے اجازت دیں کہ میں صاحت کروں۔ جناب والا! جب یہ قرارداد آئی تو مرکزی حکومت کے متعلقہ مکمل کو ہمنے پڑھیاں لکھی ہیں کہ وہ ریڈیو اور ٹی وی پر مقامی زبانوں کے پر و گرام کو دئے جانے والے مائنگ کے بارے میں بتا میں کہ انہیں کتنا کتنا وقت دیا جا رہا ہے۔ حکومت کے پاس یہ انفارمیشن ایک آٹھ دن میں آجائے گی اس قرارداد پر معزز یلوان جو فیصلہ کر کے حکومت اس پر مزید اقدامات کرے گی۔

نواب محمد سلم رمیسانی ہ۔ جناب اسپیکر! ہم حزب اختلاف والے اس قرارداد کے

حق میں ہیں چاہے ہم اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے ہوں یا باہر پلے چائیں ہم اس کی حمایت کرتے ہیں جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا کہ بلوچی براہوئی اور پشتون مقامی زبانوں میں شامل ہیں لیکن اس کے علاوہ میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری مقامی زبانوں پر سر ایکی سندھی اور فارسی بھلی شامل ہوں یعنیکہ یہ زبانیں یہاں یولی جاتی ہیں لہذا ہم سفارش کریں گے کہ ان کے اوقات بڑھائے چائیں ہم اسکی پر زور حمایت کرتے ہیں۔

مسٹر محمد الیوب بلوچ : جناب اسپیکر! میں یہ بھی کہتا چلوں کہ مقامی زبانوں کو زیادہ وقت دینے کے ساتھ ساتھ ہماری ثقافت کو تہذیب کے ذرائع کے صفحیح حوالہ سے پرور بھیکٹ کیا جائے۔

وزیر بلدیات : جناب اسپیکر! میرے ساتھیوں نے واضح نہیں کیا کہ رقص و مزمر اور گناہ ثقافت میں شامل ہیں یا نہیں۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب! یقیناً یہ تو اسیں شامل نہیں ہوں گے۔

وزیر بلدیات : جہاں تک میری معلومات ہیں ثقافت کے نام پر آپ سے ملک میں اور آپ کے صوبے میں ناقص گانے ہوں ہے ہیں۔

مسٹر محمد الیوب بلوچ : جناب اسپیکر! یہ ادارہ مرکزی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بلوچستان میں سماجی اور اغلاقی برآپوں کے خلاف بلوچی اور دیگر علاقوں کی زبانوں کے

پروگرام نشر کئے جائیں۔

نواب محمد سلم ریسیانی :- جناب اپیکر انہی ناتح گانے کے ہم بھی خلاف ہیں۔ جناب والا آپ کو یاد ہو گا ایک مرتبہ یوچی فلم آئی تھی ہم سب نے اس کی مخالفت کی تھی اور فلم نہیں چلی لیکن اسوقت ہمارے علمائے کرام نے آوازیں نہیں اٹھائی تھیں۔ بے شک ہم فلمی ناتح گانوں کے مخالف ہیں۔ لیکن ہم یوچی چاپ اور پشتہ آنٹر کے خلاف نہیں ہیں۔

وزیر پلڈیات :- میں نے اس ناتح گانے کے خلاف پہلے بھی آواز اٹھائی ہے جب آپ نواب غفلت میں سور ہے تھے۔

نواب محمد سلم ریسیانی :- ہم کبھی نواب غفلت میں نہیں سور ہے تھے ہمیں پتہ ہے۔

مسٹر محمد ایوب بلوج :- جناب والا میں اس قرارداد پر ایک دفعہ پھر کہتا ہوں کہ وقت بڑھایا جائے اور ہماری ثقافت کو فرودغ دیا جائے۔

جناب اپیکر :- آپ سب تشذیف رکھیں سب کو بات کرنے کا حق دیا ہے یہاں کوئی اختلافی بات نہیں ہے صرف مقامی زبانوں کو زیادہ وقت دینے کی بات ہے۔

وزیر قالوں :- جناب والا اس قرارداد پر بحث ہو چکی ہے آپ اسکو کے

کے لئے پیش کریں۔

وزیر بلدیات ۴۔

جناب والا ناتھ گانے کے متعلق قرآن مجید میں بھی آیا ہے اور ناتھ گانے کے بہانے سے جو یہ ثقافت ہو رہی ہے یہ بھی اسلام کے خلاف ہے آپ وقت کے بہانے سے ناتھ گانے اور غلط ثقافت کے لئے وقت نہ مانگیں۔

جناب اسپیکر ۴۔

اب سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر ۹ کو منظور کیا جائے۔
(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۵۔

اب اسیلی کی کارروائی ۸ جولائی ۱۹۸۹ء شام پانچ بجے تک ملتوی کیجا تی ہے۔

راجلas ایک بکر پینٹا لیس منت بعد دوپہر شنبہ ۸ جولائی ۱۹۸۹ء شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

(گورنمنٹ پرنسپل پرنس کو فرست ۳۰۹ - ۹۰۲، تحد ۲۰۰)